بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی

قیمت از معاونین ـ قادیان میں ـ فی پرچہ	اے جہاں منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان	رجسٹرڈ نمبر ل ۲۸۵ ـ بروز جمعرات	اگیا موعود ہے مہدی آخر زمان	قیمت ... ـ گورنمنٹ ...
جلد ۷	مورخہ ۸ صفر ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام	ایڈیٹر ـ محمد صادق عفی اللہ عنہ ـ مینیجر میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر	مطابق ۱۲ ـ مارچ ۱۹۰۸ء	نمبر ۱۰
	سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا	اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل	دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا	

ضروری اطلاع

ناظرین ـ اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پروپرائٹر نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ یکم مارچ سے انتظامی اور ایڈیٹوریل سیکشن کو علیحدہ کر دیا جاوے۔ اب تک یہ تھا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی میں ہی تھا یعنی مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھے جسکو میں محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا لیکن دو طرف توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کی طرف زیادہ توجہ کی تو انتظام میں نقص آگیا اور اگر انتظام کی طرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری میں حرج واقع ہونے لگا۔ الحمد للہ ـ یہ نقص دور ہو جائیگا اور اس وقت سر دست پروپرائٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینیجر کے وہ انتظام اخبار کا کریں گے۔

اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑھا دیگا جو شاید سر دست مناسب نہ ہوگا لیکن تاہم پروپرائٹر صاحب نے اصلاح اخبار کی خاطر جہاں اور بہت سے خرچ اٹھائے ہیں۔ بقول شخصے

این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر ـ اس خرچ کو برداشت کرنا ہی منظور کر لیا ہے اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آیندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق ـ ایڈیٹر کے) نام نہیں ہونی چاہیئے۔

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ مینیجر بدر لکھنے چاہئیں۔ ان جو مضامین اخبار میں چھپنے کے لئے ہوں وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئیں لیکن ایسے خطوں پر بھی میرا یا کسی کا نام نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ یہ صرف الفاظ ہونے چاہئیں بنام **ایڈیٹر بدر**

اُمید ہے کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائیں گے تاکہ آیندہ انتظام میں سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ـ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

خدا کی تازہ وحی

۷ مارچ ۱۹۰۸ء - قائم بدرہ

فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے

پھر غنودگی میں دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے

مدینۃ المہدی

حضور رسالتمآب کی صحت اچھی ہے آپ صبح و شام سیر کو تشریف لیجاتے ہیں مسجد مبارک میں سید سرور شاہ صاحب نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نبی ایسے وقت آتے ہیں جب قوم کے علماء و امراء و اہل قلم اور دین کے محتاج ہو جاتے ہیں اور بوجہ دنیا پرستی کے نہ حق ظاہر کر سکتے ہیں نہ حق کی مدد۔ بلکہ اپنی عزت قائم رکھنے کیلئے مخالفت میں حصہ لیتے ہیں۔ پہلے معمولی نشان دکھائے جاتے ہیں جب نہیں مانتے تو پھر قہری نشانوں کے ذریعہ متنبہ کیا جاتا ہے۔ آخر ہلاک ہوتے ہیں۔ علامہ نور الدین صاحب نے اپنے وعظ میں اذان کی فلاسفی بتائی کہ دوسری قوموں کے بے معنی گھڑیالوں کے شور سے اس میں کیا کیا حکمتیں ہیں۔ پھر الحمد للہ کے متعلق کئی نکات فرمائے۔ کہ مصائب میں بھی بوجہ کفارہ ذنوب اجر آخرت نزول صلوات و رحمت الٰہی مومن الحمد للہ ہی کہتا ہے۔ ۲۳

رسید زر

۱۸ - جنوری ۱۹۰۸ء

- ۳۹۵ - قاضی رکن الدین صاحب عا
- ۱۰۳۲ - منشی فضل دین صاحب للعہ
- ۲۵۱ - چودہری غلام حیدر صاحب عہ
- ۱۳۹ - میاں نور بخش صاحب للعہ
- ۱۳۴۵ - میاں محمد دین صاحب للعہ
- ۱۸۴۱ - چودہری سرفراز خان صاحب سے
- ۸۱۳ - شاہ محمد صاحب عا
- ۴۳۶ - میاں اعظم صاحب للعہ
- ۴۸ - مظفر الدین صاحب للعہ
- ۱۶۶۵ - جان محمد صاحب عا
- ۱۹۵ - مرزا محمود بیگ صاحب عا
- ۴۴۲ - نواب خان صاحب تحصیلدار صہ
- ۱۶۶۶ - مولوی حیدر الدین صاحب معہ
- ۱۰۶۹ - مہربان علی صاحب عا

۲۰ - جنوری ۱۹۰۸ء

- ۳۳۲ - خلیفہ رشید الدین صاحب معہ
- ۱۴۲۱ - مفتی فضل احمد صاحب عہ
- ۱۳۵۲ - محمد سلیمان صاحب عہ
- ۱۸۵۱ - ملک محمد مبارک صاحب للعہ
- ۱۵۵۱ - بابو نور محمد صاحب للعہ
- ۱۶۰ - بابو عطاء محمد صاحب للعہ
- ۸۸۵ - عبد الحکیم خانصاحب للعہ
- ۱۱۱۹ - محمد رشید صاحب للعہ
- ۴۲ - احمد علی صاحب للعہ
- ۶۹۳ - فضل الدین صاحب للعہ
- ۱۴۱۷ - سید امیر علی شاہ صاحب للعہ
- ۸۵۳ - قربان علی صاحب للعہ
- ۱۴۳۸ - سردار امام بخش صاحب للعہ
- ۱۸۶۵ - ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب للعہ
- ۳۶۵ - الیس ایم یوسف للعہ
- ۱۹۷ - نبی بخش صاحب للعہ
- ۳۶۶ - میاں عبد اللہ صاحب للعہ
- ۱۴۱۳ - مولوی محمد ابراہیم صاحب للعہ
- ۲۱۰ - حکیم شاہ نواز صاحب صہ
- ۶۳ - بابو فخر الدین صاحب صہ
- عا
- ۶۳ - حافظ غلام حسین صاحب عا
- ۹۱۵ - غلام رسول صاحب عا
- ۶۶۳ - حسین بخش صاحب للعہ
- ۵۰۲ - شیخ خدا بخش صاحب صہ
- ۸۲۳ - قاضی محبوب عالم صاحب صہ
- ۱۶۷ - مولوی مظفر احمد صاحب عا
- ۱۱۱۹ - بابو الٰہی بخش صاحب عا
- ۱۱۶۸ - چودہری خان محمد صاحب عا
- ۹۶ - مستری الٰہی بخش صاحب عا
- ۱۱۷ - محمد شاہ صاحب عا
- ۱۳۲۶ - مولوی احمد علی شاہ صاحب عا
- ۳۶۰ - میاں غلام محمد صاحب عا
- ۱۵۴۸ - قاضی میر حسین صاحب للعہ
- ۱۳۵۷ - اخوندزادہ عطا محمد صاحب عا
- ۱۷۵۳ - خداداد صاحب عا
- ۵۸۶ - محمد دین درزی صاحب للعہ
- ۱۶۸۰ - مرزا محمود بیگ صاحب عا
- ۱۰۳۲ - محمد اشرف صاحب عا
- ۱۹۲۲ - محمد دین صاحب عا
- ۱۱۶۱ - مصری خان صاحب عا
- ۱۶۴۲ - محمد افضل خانصاحب عا
- ۵۲ - سید شاہ نواز صاحب عا
- ۵۴۳ - میاں عبد اللہ صاحب عا
- ۹۲۳ - محمد حیات خانصاحب عا
- ۱۱۰۰ - عطاء الٰہی صاحب عا
- ۱۴۵۱ - ظفر خان صاحب عا
- ۱۲۹۳ - دولت خان صاحب عا
- ۷۶۹ - ولی محمد صاحب عا
- ۲۲۵ - شیخ خدا بخش صاحب عا
- ۱۶۰۶ - سیٹھ ہارون محمد صاحب عا
- ۱۶۹۰ - مسٹر عبد الغنی صاحب عا
- ۱۸۹۳ - اقبال علی صاحب عا
- ۱۶۸۴ - اللہ دتا صاحب عا
- ۱۶۳۳ - برکت علی بیگ صاحب عا
- ۳۶ - مولوی عمر الدین صاحب عا
- ۱۱۳۳ - سیدار شاد علی صاحب عا
- ۲۰۲ - منشی کالو خان صاحب عا
- ۹۶۹ - احمد علی صاحب للعہ
- عہ - غلام حسین صاحب للعہ

۲۱ - جنوری ۱۹۰۸ء

- ۱۶۵۹ - میاں احمد نور صاحب عا
- ۵۴ - مرزا غلام حیدر بیگ صاحب عا
- ۱۹۴ - منشی فضل الٰہی صاحب عا
- ۱۳۰۴ - شیخ محمد عبد اللہ صاحب للعہ
- ۶۴ - حافظ نور احمد صاحب صہ
- ۴۱۴ - سیٹھ عبد الرحمان صاحب صہ
- ۶۱۵ - منشی عبد الخالق صاحب للعہ
- ۱۶۳۰ - غلام محی الدین صاحب عا
- ۱۲۸ - مولوی عبد الحمید صاحب للعہ
- ۱۳۰۸ - محمد افضل صاحب للعہ
- ۹۵۷ - محمد اشفاق صاحب للعہ
- ۸۶۵ - محمد مقبول صاحب عا
- ۶۶۶ - مولوی غلام رسول صاحب عا
- ۱۴۱۴ - منشی شمس الدین صاحب للعہ
- ۴۴۷ - منشی صدر الدین صاحب للعہ
- ۱۳۴۸ - جان محمد صاحب عا
- عہ - بابو محمد اسمٰعیل صاحب للعہ
- عہ - حکیم الطاف حسین صاحب عا
- عہ - نبی بخش صاحب رفوگر للعہ

۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء

- ۱۳۳۰ - بو صاحبہ از حکان نواب سکندر علی خان صاحب مرحوم سے
- ۴۷ - بوٹے خانصاحب عا
- ۲۶۲ - مولوی محمد احسن صاحب للعہ
- ۱۶۹۳ - محمد بخش صاحب عا
- ۸۳۹ - حافظ نور محمد صاحب للعہ
- ۳۶۲ - شیخ محمد حسین صاحب للعہ
- ۶۷۱ - علی محمد خانصاحب عا
- ۱۵۲۴ - چودہری غلام حسین صاحب للعہ
- ۳۰۳ - راجہ شیر محمد صاحب صہ
- ۱۰۵۷ - منشی عبد الغفور صاحب للعہ

ہم ذکر اللہ سے منع نہیں کرتے

سراج الاخبار میں ہم پر افترا کیا گیا ہے۔ کہ ہم اللہ کے ذکر سے منع کرتے ہیں۔ یہ غلط بات ہے۔ ہم ذکر اللہ تو ذِخر جانتے ہیں۔ ہاں اس ذکر کے جو قواعد نقشبندی وغیرہ فرقوں میں رائج ہیں۔ اون کی سند ہم مانگتے ہیں کہ ہمیں بتلائیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کب اپنے صحابہ کو اس طریق سے ذکر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ ہمارا مطالبہ تھا۔ جو ہم مدت سے کر چکے ہیں۔ اس کا جواب تاحال ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ اور نہ کوئی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ بدعتی طریقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منسوب کرنا ایک بڑا افترا ہے۔ جس کی کوئی مسلمان جرأت نہیں کر سکتا۔ اپنی تائید میں جو آیات پیش کی جاتی ہیں۔ معترض اون کے معنے ہی نہیں سمجھتا۔ ہمیں اس بات کا ثبوت ملنا چاہیئے۔ کہ جب حضور رسالتمآب کو یہ ارشاد باری تعالے ہوا۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ

تو آپنے اس کی تعمیل کس طرح فرمائی۔ کیا اس طرح جیسے نقشبندی کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری آیات کے متعلق ہمارا جواب ہے مثلاً

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا

اب اس سے یہ تخصیص کہاں سے ثابت ہے کہ اس سے مراد زبان یا دل کے ساتھ صرف اللہ اللہ کرنا ہے جس کا کچھ ماحصل معلوم نہیں ہوتا۔ کیا مصری مصری کہنے سے سونہہ میٹھا ہو جایا کرتا ہے۔ اجی اس کا تو مطلب یہ ہے کہ اپنی ہر حرکت و فعل و سکون میں خیال کرو کہ یہ خدا تعالے کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں پھر ذکر اللہ میں داخل ہے نماز۔ تلاوت قرآن اور ہر ایک ایسی بات جس میں خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ذکر ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد اور اولیاء اللہ کے حالات سب ذکر اللہ میں داخل ہیں۔

پس یہ بہت سخت غلطی ہے۔ کہ ہمیں ذکر اللہ کا مخالف سمجھا جاوے۔ ہاں ان جوگیانہ طریقوں کے مخالف ہیں۔ جو خاص خاص فرقوں میں رائج ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ ہماری اس تحریر کا جواب کوئی صاحب دے چکے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں نے اب تک وہ جواب نہیں دیکھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ وہ رسالہ مل جاوے۔ چنانچہ صاحبزادہ عبد الرسول سلمہ اللہ اس کی شہادت دینگے۔ کہ میں نے اون سے بھی اس رسالہ کا مطالبہ کیا تھا۔ وی پی کے لئے بھی کہا گیا۔ اگر مصنف صاحب نہیں بھیجتے ہم بذریعہ اس اخبار کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ نامہ نگار جو بزدلی سے اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرتا رہیں وہ کتاب بذریعہ وی۔ پی بھجوا دے تو ہم جواب دینگے۔ (اکمل)

ردّ المردود

ہمارے دوست مولوی فضل الدین صاحب خاکسار مرقع کے اعتراضات کا رد کر چکے ہیں اب خصم کی مزید مخاصمت پر آپنے پھر اس کا رد لکھا ہے۔ پہلا جو ہم نے رد لکھا ہے اعتراض یہ تھا کہ میرے آقا نے لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلعم کے زمانہ بعثت تک ۴۷۳۹ برس گذرے اور مسیح موعود نے ہزار ششم میں پیدا ہونا تھا۔

اب معترض زمانہ بعثت کا مطلب نبوت کا ابتدائی سال ٹھہرا کر ہزار ششم کو ۱۲۴۷ میں ختم کر دیتا ہے حالانکہ حضور کی پیدائش ۱۲۵۵ میں ہوئی۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے نہایت عمدہ طرز اختیار کی ہے۔ کہ تحفہ گولڑویہ کی صریح عبارت پیش کر دی جو یہ ہے۔

"خدا تعالے نے مجھے ایک کشف کے ذریعے سے اطلاع دی۔ کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنے تئیس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتداء دنیا سے آنحضرت صلعم کے روز وفات تک قمری حساب سے ہیں۔ اب

تَأْوِيلُ الْقَوْلِ بِمَا لَا يَرْضَى بِهِ قَائِلُهُ

کو مد نظر رکھتے ہوئے معترض کا کوئی حق نہیں۔ کہ ازالہ اوہام کی عبارت پر اعتراض کرے۔ کیونکہ اسی مجمل اور بشرط تسلیم و ذو محمل عبارت کی تفسیر خود مصنف علیہ الصلوۃ والسلام نے دوسرے مقام پر کر دی۔ پھر اسی کے متعلق خطبہ الہامیہ کی عبارت معترض نے پیش کی ہے کہ وہاں ہزار ششم میں اپنا مبعوث ہونا لکھا ہے مولوی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ وہاں بعث کا لفظ ہے جس کے معنے خود معترض نے پیدائش کے تسلیم کر لئے ہیں جس سے یہ اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بھی بتایا ہے۔ کہ وہاں شمسی حساب سے ہزار ششم میں مبعوث ہونا۔ حضرت مصنف نے ظاہر کیا ہے اسی لئے

كَذٰلِكَ بُعِثْتُ فِي آخِرِ الْأَلْفِ السَّادِسِ

رقم فرمایا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ تھا کہ آپ ۱۳۳۵ھ میں اپنا ماسعد ہو کر آنا لکھتے ہیں۔ اور دوسری جگہ چودھویں صدی کے سر پر اس کے جواب میں وہ عبارت نقل کر کر بتا دیا گیا کہ یہ محض مغالطہ ہے آپ تو

وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ

کے اعداد کو وہ زمانہ قرار دیتے ہیں جب علم قرآن زمین سے اوٹھ جائیگا۔ اور یہ زمانہ اسلامی چاند پر سلخ کی راتوں سے مشابہ ہے پس اس میں بدر کا طلوع سمجھنا سخت غلطی ہے۔

تیسرا اختلاف معترض نے یہ دکھانے کی کوشش کی تھی۔ کہ ازالہ صفحہ ۶۹۳ کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود ۱۴۱۰ھ میں آنا چاہیئے۔ مولوی صاحب نے اصل عبارت پیش کی ہے جس میں صاف لکھا ہے کہ "یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسے کے وقت اسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا۔ جو حضرت موسیٰ اور عیسے کے درمیان میں زمانہ تھا" اس پر یہ اعتراض باوجود اس تسلیم کے کہ اگر انہیں کی نسبت کہا جائے کہ قریب قریب ہیں کے ہیں تو یہ کلام صحیح ہے۔ پرلے درجہ کی حماقت ہے۔ کیونکہ جب تیرہ۔ چودہ۔ اٹھارہ۔ بیس دہاکوں میں قریب قریب ہیں۔ تو تیرہ چودہ سو صدیوں میں کیوں قریب قریب نہ سمجھے جاویں۔ یہ ہم نے جستہ جستہ تمام نہم مقامات سے خلاصہ پیش کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ ان جوابوں کے ضمن میں کئی دلچسپ علمی بحثیں ہیں۔ ناظرین بدر تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۲ بابت ماہ فروری و مارچ منگوا کر پڑہیں۔ اور اس کی مقدور بھر اشاعت کریں۔ تا کہ فریق مخالف کی ہذیانیوں کا اندازہ ہو سکے۔

ڈائری

القول الطیب

۱۰ فروری ۱۹۰۸ء - ظہر

فرمایا - شیعوں نے مبالغہ کی حد کردی - ایک شیعہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے - تمام انبیاء حتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی امام حسین کی شفاعت کے محتاج ہیں - یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت علی پر وحی آئی تھی مگر جبرئیل بھول گیا اور یہ بھی لکھا ہے - کہ آنحضرت جب معراج کو گئے - تو آگے علی موجود تھے - اور ایک شخص حضرت علی کو خدا کہتا تو کہا کہ اچھا لاکھوں کروڑوں بندے خدا کے اور ایک بندہ تو میرا ہی سہی - گویا حضرت علی کو خدا بنادیا ہے - تعجب ہے - کہ علی آسمان پر تو خدا ہے مگر زمین پر - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک صحابی ہے - جو معمولی خلافت کو بھی نہ سنبھال سکا - معلوم نہیں - کہ لوگ شیعہ میں کون سا اسلام پاتے ہیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ کو سوائے دو چار کے یہ مرتد کہتے ہیں - امہات المومنین پر سخت اعتراض کرتے ہیں - قرآن کو بیاض عثمانی قرار دیتے ہیں - جس قوم کے پاس کتاب اللہ نہیں اس کا مذہب ہی کیا ہوگا - کیا گالیاں دینا اور گھر بیٹھ کر دوسروں پر اور مرے ہوؤں پر تبرے بھیجتے رہنا یہ بھی کوئی مذہب ہے ؟ پھر تقیہ جس سے بری کوئی بات نہیں ہوسکتی - یعنے جس سے دب گئے - یا جہاں کوئی اپنا مطلب جاتا دیکھا وہاں اپنے عقیدہ سے انکار کردیا - پھر بتائیں - کہ ان کی کوئی عمدہ تفسیر بھی ہے جس سے معلوم ہو کہ یہ لوگ کلام الٰہیہ سے واقف ہیں - ہم نے تو جو تفسیر دیکھی اس میں ہر ایک آیۃ کے یہی معنے دیکھے - کہ یہ علی کے حق میں ہے - مقطعات میں بھی یہی خبط رہا ہے - کھیعص - ک سے مراد کربلا ہے - پھر توحید جو مذہب اسلام کی روح ہے - اس کا یہ حال کہ آریہ باوجود سخت معاند اسلام ہونے کے ان سے اچھے ہیں - جو ہزار ہا بتوں کی پرستش سے نفرت رکھتے ہیں - اور ان لوگوں نے بت پرستی کو از سر نو جاری کردیا - اجی کوئی پتھر پرست یا درخت پرست یا انسان پرست ہو - ایک ہی بات ہے -

یہ امام حسین کے فضائل بیشک بیان کریں - ہم منع نہیں کرتے اور جس حد تک انبیاء کرام کی تکذیب لازم نہ آئے - اور راستبازوں کی ہتک نہ ہو ہم ماننے کو طیار ہیں - مگر یہ تو نہیں - کہ انہیں خدا بنالیں - اگر واقعی ان کو امام حسین رض سے محبت ہے - تو ان کی پیروی کریں - جس سے انسان کو محبت ہو وہ اس کے رنگ سے رنگین ہونا چاہتا ہے - اور اس سے کام کرنا اپنا دین و ایمان سمجھتا ہے - اتنے پیغمبر گذرے ہیں - کیا کبھی کسی نے کہا ہے - کہ میری بندگی کرو - اصل بات تو یہ ہے کہ دور دور سے گمراہوں کا جو اسلام میں ہو کر اس درجہ تک پہونچے - ہدایت پانا نسبتاً مشکل ہے - امام حسین کو میں نے دو مرتبہ دیکھا ہے - ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ دور سے ایک شخص چلا آرہا ہے - اور میری زبان سے یہ لفظ نکلا ابو عبد اللہ حسین پھر دوبارہ دیکھا -

ہمارا مذہب تو یہ ہے اور یہی مومن کا طریق ہونا چاہیئے - کہ بات کرے - تو پوری کرے ورنہ چپ رہے - جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے - تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ - تاکہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا کھول کر جواب دو - دو باتیں ہیں - یا اعتراض یا چپ رہنا - یہ تیسرا طریقہ نفاق ہے - کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملاتے جانا - دبی زبان سے خفا کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا -

نغمۂ بلبل

"ہماری بخاری"

دکھاتی ہے راہ ہدایت بخاری — سکھاتی ہے طرز عبادت بخاری
نبی کے جو شیدا ہیں دیکھیں لے وہ — کہ بتلاتی ہے اصل سنت بخاری
جو سنت ہو اوسکو تو کرتی ہے رائج — اُٹھاتی ہے دنیا سے بدعت بخاری
صحابہ کا طرز عمل تو بتائے — جو حق ہے وہ کرتی ہے ثابت بخاری
میں واللہ باللہ یہ سچ کہہ رہا ہوں — کہ ہے بس کلام نبوت بخاری
مسلمان ہیں لیکن فقط نام کے ہیں — جو کرتے ہیں تیری اہانت بخاری
تو میرے نبی پیارے کی پیاری باتیں — سنائے تو آتی ہے لذت بخاری
کلام الٰہی کے پڑھنے کے پیچھے — مجھے ہے تمہاری محبت بخاری
خدا جانتا ہے میں کس شوق دل سے — کروں روز تیری زیارت بخاری
جو تیرے مخالف ہیں شیطان ہیں وہ — ہوئی آخران سب کو ذلت بخاری
کوئی ہے کسی کا کوئی ہے کسی کا — نبی کا جو ہے وہ ہے حضرت بخاری
خدا آپ ہو جائیگا اجر اس کا — اٹھائی جو تو نے مصیبت بخاری
جو حق ہو وہ کہنے سے رکتا نہیں ہر — عجب تو نے پائی ہے جرأت بخاری
یہی آجکل ہے وظیفہ ہمارا — ہو اللہ کی تجھ پہ رحمت بخاری
عقیدہ مرا پوچھتے ہو جو اکمل — تو ہے راہ دار جنت بخاری
وہ ہے کبک میں وہ گل ہے میں بلبل — میں پروانہ شمع رسالت بخاری

انسان کو چاہیئے - کہ نیکی میں کوشش کرے اور ہر وقت دعا میں لگا رہے یقیناً جانو کہ جماعت کے لوگوں میں اور ان کے غیر میں اگر کوئی مابہ الامتیاز ہی نہیں ہے تو پھر خدا کوئی کسی کا رشتہ دار تو نہیں ہے - کیا وجہ ہے - کہ ان کو عزت دے اور ہر طرح حفاظت میں رکھے - اور ان کو ذلت دے اور عذاب میں گرفتار کرے - انما یتقبل اللہ من المتقین - متقی وہی ہیں - کہ خدا سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کردیتے ہیں - جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں - نفس اور خواہشات نفسانی کو اور دنیا ومافیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں - ایمان کا پتہ مقابلے کے وقت لگتا ہے -

بدرِ منوّر

۸ - صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۲ - مارچ ۱۹۰۸ء

درسِ قرآن شریف

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۴ - ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء)

تشریح و معانی الفاظ

لایلاف - اُلفت دلانے کے لئے

اس گھر کے رب کے ساتھ اُلفت دلانے کے لئے

اصحاب الفیل کو اس واسطے قتل کیا گیا اور شکست دیگئی اور خائب و خاسر واپس کیا گیا ہے۔ کہ قریش اور اہل عرب کا یقین تازہ ہو کر اس گھر کی حفاظت اللہ تعالےٰ خود کرتا ہے اس طرح وہ خدا تعالیٰ کی خالص عبادت میں مشغول ہوں۔ اور قریش جو موسم سرما و گرما میں سفر پر جاتے تھے اور تمام بلاد کے بادشاہ اور تجار ان کی عزت کرتے تھے۔ اس تجارت اور سفر میں فرق نہ آوے بلکہ اون کی عزت اور بھی زیادہ ہو۔

الفھم - ان کو اُلفت دلانے کے لئے۔

رحلۃ الشتاء والصیف - سردی اور گرمی کے سفر میں

قریش تجارت کے واسطے ہر سال دو سفر کرتے تھے موسم سرما میں افریقہ - ہندیمن کیطرف جاتے تھے۔ اور موسم گرما میں شام ایران کیطرف جاتے تھے۔ ہر دو طرف کے لوگ ان کی بہت ہی عزت اور تکریم کرتے تھے اور ہدیئے اور تحفے دیتے تھے اگر خدانخواستہ اصحاب الفیل کو فتح ہو جاتی تو ان کی یہ تمام عزت جاتی رہتی اور امن اُٹھ جاتا۔ لیکن اصحب فیل کو تباہ کر کے اللہ تعالےٰ نے ان کی عزت کو اور بھی بڑھایا اور پہلے سے بھی زیادہ لوگ قریش کی تعظیم کرنے لگے۔ اور وہ سفر ان کے واسطے اور بھی زیادہ آسان اور بابرکت ہو گئے

فلیعبدوا - پس چاہیئے کہ عبادت کریں۔

رب ھذا البیت - اس گھر کے پروردگار کی۔

الذی - جس نے

اطعمھم - ان کو کھانا کھلایا۔

من جوع - بھوک سے۔

وآمنھم - اور ان کو دیا۔

من خوف - خوف سے۔

مسلمان ہر وقت اور ہر جگہ خدا کی عبادت کر رہے ہیں

بعض جاہل آریہ اور عیسائی اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسلمان چونکہ عبادت کے وقت خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کرتے ہیں اس واسطے یہ بھی ایک شرک ہے اور اس گھر کی عبادت کی جاتی ہے۔ اس سورہ شریف میں اللہ تعالےٰ نے اس بات کا رد کر دیا ہے - فلیعبدوا رب ھذا البیت - عبادت اس گھر کے رب کی کی جاتی ہے۔ نہ کہ اس گھر کی۔ اور یہ گھر بطور ایک نشان کے ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی برتر اور قادر اور عالم الغیب ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں بڑے بڑے گھر لوگوں نے بنائے۔ اور بڑی بڑی قومیں ان کی امداد میں کھڑی ہوئیں لیکن وہ تباہ ہو گئے اور اون کا نام و نشان مٹ گیا۔ اور یہ گھر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق قائم ہے۔ اور اس کے ارد گرد رہنے والے ہر طرح کے خطرات سے محفوظ ہیں۔ عبادت کے وقت آخر کسی نہ کسی طرف تو انسان مونہہ کرتا ہے۔ وحدت کے واسطے سب نے ایکطرف مونہہ کیا۔ اور ایک ایسی طرف مونہہ کیا۔ جسطرف سے خدا تعالیٰ کا پاک کلام اون تک پہونچا۔ اور اون کے واسطے موجب ہدایت ہوا۔ علاوہ اس کے اس میں ایک اور حکمت ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ جیسا کہ زمین کے گول ہونے کے سبب ذرات کے ہر ایک حصہ میں مسلمان خدا تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں کیونکہ ایک ہی سیکنڈ میں کہیں عصر ہے کہیں مغرب کہیں عشاء کہیں فجر اور کہیں ظہر - ان کے علاوہ تہجد اور اشراق اور دوسری نمازیں جدا ہیں۔ غرض کوئی بھی ایسا وقت نہیں ہوتا جبکہ روئے زمین پر کسی نہ کسی جگہ مسلمان خدا کی عبادت نہ کر رہے ہوں۔ گویا مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے جس پر خدا تعالےٰ کی عبادت کے انوار کا سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ ایسا ہی عبادت کے وقت ایک خاص سمت کا مقرر کرنا ایک عجیب حکمت رکھتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کرنے کے سبب اہل ہند کا مونہہ عبادت کے وقت مغرب کیطرف ہوتا ہے۔ اہل شام کا جنوب کیطرف اور اہل یمن کا شمال کیطرف۔ اہل مغرب کا مشرق کیطرف ہوتا ہے اور ان سمتوں کے درمیان میں جو مقام ہے۔ ان کا مونہہ کم و بیش درجات کے ساتھ ان سمتوں کے درمیان میں ہوتا ہے۔ الغرض کمپاس کا کوئی ایسا طرف نہیں جسطرف مونہہ کر کے مسلمان خدا کی عبادت نہیں کرتے۔ گویا تمام روئے زمین پر اسلامی توحید کی شہادت کی لکیریں اس کثرت کے ساتھ ہر سمت کو گذرتی ہیں اور ہر وقت گذرتی ہیں کہ تمام روئے زمین ہر وقت مسلمانوں کیطرف سے خدا تعالےٰ کی توحید اور تمہید اور تسبیح سے پر رہتی ہے۔ کوئی اور مذہب دنیا میں ہے۔ جو اس قدر خدا کی عبادت کرنیوالا ہو؟

خانہ کعبہ کا جائے امن ہونا ایک نشان

خدا کے کام بھی عجیب ہیں کسی کو اپنا برگزیدہ بندہ بنانا چاہتا ہے۔ تو ایک غریب کو لیتا ہے۔ جو غیر مشہور ہو اور ظاہری علوم سے دنیا کی نظر میں ناواقف ہو۔ اور کچھ طاقت نہ رکھتا ہو۔ نہ کوئی جتھا اس کے ساتھ ہو۔ پھر اسے مامور بنا دیتا ہے۔ چار دانگ عالم میں اس کی قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ تمام عالموں سے بڑھ کر اُسے عالم بنا دیتا ہے۔ اسے طاقتور بنا دیتا ہے۔ اور اس کو ایک بڑی قوم کا امام بنا دیتا ہے۔

ایسا ہی اس نے جب ایک گھر کو اپنی طاقتور ہستی کے ثبوت میں نشان بنانا چاہا۔ تو کہاں بنایا۔ عرب کے میدان میں جہاں پانی نہ ملے نہ چارہ نہ خوراک نہ سبزی۔ نہ کوئی بستی نہ کوئی آبادی نہ کوئی حفاظت کی جگہ۔ پھر اسے آباد کیا تو ایسا کہ ساری دنیا اس کی طرف دوڑی چلی جاتی ہے۔ تمام جہان کی دولت وہاں پہونچتی ہے۔ ہر ملک و ملت کا آدمی وہاں پایا جاتا ہے۔ ہر زبان وہاں سمجھی جاتی ہے۔ حفاظت کا یہ حال ہے۔ کہ فوجی لحاظ سے کوئی حفاظت کا سامان نہیں۔ پھر بھی سکندر رومی یونان سے نکلا۔ ہند تک فتح کیا۔ واپسی پر عرب کی فتح کا ارادہ تھا۔ راستہ میں ہی ہلاک ہو گیا۔ خود اس زمانہ میں دجال یورپ سے نکلا اور ہند تک پہنچ گیا۔ مگر وہی بیت اللہ اس سے محفوظ رہا۔ نبی کریم نے دجال کو دیکھا تھا کہ

خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے وہ طواف بھی ایک تو یون ہوگیا کہ بحیرۂ قلزم ـ بحیرۂ عرب ـ عدن سے ہوکر خلیج فارس مین دجال گھوم رہا ہے اور اس سے آگے جو ہوگا وہ بہی ظاہر ہو جائیگا ـ

لعلمت رحلة الشتاء و الصيف چونکہ اہل عرب کے واسطے مقدر تہا کہ جب نور محمدی اون کے درمیان سے طلوع کرے تو وہ اس سے منور ہوکر مشرق و مغرب مین پہیلین ـ قیصر و کسری کی سلطنتون کے وارث بنین ایران اور شام کو فتح کرین مصر ـ الجیریا ـ مراکو کو مسلمان بناتے ہوئے اسپانیہ مین جا گھسین ـ دوسری طرف ترکستان افغانستان ہند کے فاتح بنین ـ چین کے لوگون کو جا کر مسلمان بنائین اس واسطے پہلے سے اللہ تعالے نے اون کے طبائع ایسے بنائی ہوئی تہین کہ وہ سفر کو پسند کرتے تہے اور کیا گرمی اور کیا سردی ہر دو موسمون مین سفر کیا کرتے تہے پہر اس مین ایک پیشگوئی بہی مخفی ہے ـ کہ اے قریش خدا تعالے نے تمہارے واسطے بڑے بڑے سفر مقدر رکہے ہین وہ سفر ایسے نہ ہونگے کہ تم جس موسم مین جاؤ ـ اوسی مین تم واپس آسکو بلکہ وہ لمبے سفر ہون گے ـ جنہین تمکو سردیان بہی گذارنی پڑینگی اور گرمیان بہی گذارنی ہون گی ـ

خدا تعالے کی قدرت اور طاقت کیا وسیع ہے ـ کہ اوس نے عرب کی قوم کو ہان اوس پتہر کو جسے معمارون نے رد کردیا تہا کہ یہ کام کا نہین اوسے ہی کونے پر لگایا ـ وہی قوم تمام دنیا کی سردار بنی ہے وہی قوم تمام یورپ کو مہذب بنانے والی ہوئی ـ مغرب و مشرق مین اوس نے علوم کا چراغ روشن کردیا ـ آج تک تمام اعلے علوم اونہین کی کتابون سے اخذ کئے جاتے ہین ایک ایک مسلمان نے وہ شاندار کتاب لکہی ہے جسکے برابر آج بڑی بڑی جماعتین لگ کر اور لاکہون کروڑون روپے خرچ کرکے ہی لکہ سکتی ہین ـ کیسا ہی طاقتور ـ قادر ـ توانا آئندہ کی خبرون سے واقف خدا اوس گہر کا ہے ـ جو تیران سو سال سے اس قدر عزت پارہا ہے ـ وہ گہر جسے ابراہیم علیہ السلام والبرکات نے جنگل مین بنایا ـ جنگل بہی وہ جس کے گردا گرد سینکڑون کوسون تک کوئی آبادی نہ تہی اس گہر مین خدا کی عبادت کے واسطے اپنی بیوی اور بچے کو تنہا چہوڑ دیا ـ اللہ اللہ کیا ہی وہ ایمان تہا ـ جو حضرت ابراہیم کے سینہ اور دل مین تہا ـ کیا ہی توکل اور ایمان والی وہ بیوی تہی جس نے اپنے خاوند کو کہا کہ جب یہ خدا کا حکم ہے ـ تو اب تو جا ـ تیری اور نہ کسی اور کی ہمکو پرواہ ہے ـ کیا ہی پیارا وہ بچہ تہا جس کی خاطر جنگل بیابان مین چشمہ جاری ہوا اور ایسا جاری ہوا ـ کہ آج تک تمام جہان کے لوگ اوس کا پانی پیتے ہین خدا کی ہزارون ہزار رحمتین اور برکتین ہون تجہ پر اے خدا کے خلیل ـ اے نبیون کے باپ ابراہیم اور ہزارون ہزار برکتین اور رحمتین تجہ پر ہون ـ اے عورتون مین سے بے نظیر ایک عورت مصر کی شاہزادی اور ابراہیم کی بیوی اور اسمعیل کی ماں ـ کیا ہی خدا رسیدہ تیرا دل تہا ـ کہ تو نے خدا کے حکم کی تابعداری مین اپنے بڑے بہاری امتحان کو اپنے سر پر قبول کیا کہ اگر وہ امتحان پہاڑ پر پڑتا تو پہاڑ اوس کے بوجہ سے شق ہو جاتا ـ بے شک تو ہی اس قابل تہی کہ تیری اولاد مین سے نبیون کا سردار محمد صلعم پیدا ہوتا تیری اس بیقرارانہ مضطربانہ دوڑ کی یادگار مین آجتک لاکہون انسان مختلف بلاد سے آکر تیرے قدم بقدم دوڑتے اور خدا کی حمد کرتے ہین ـ ایک ابراہیم کے اس گہرانے کی تاریخ خدا تعالے کے دلدادہ اور مقبول بندون کی مثال مین ایسی پر درد ہے ـ کہ دلون کی کثافت کو دور کرتی اور انسان کو خدا کے نزدیک لادیتی ہے ـ

اللہ تعالی کے راہ مین اس طرح کی قربانی کرنیوالے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے

چون شود نخشائیش حق بر کسے
دل سے ماند بد نیائش بسے
خوشتر ش آید بیابان تپان
تا درد نالد زہجر دوستان
پیش از مُردن بمیرد حق شناس
زانکہ محکم نیست دنیا را اساس
ہوش کن این جائیکہ جائے فناست
باخدا مے باش چون آخر خداست
زہرِ قاتل گر بدستِ خود خوری
من چسان دانم کہ تو دانشوری
بین کہ این عبد اللطیف پاک مرد
چون پئے حق خویشتن برباد کرد
جان بصدق آن دلستان را دادہ است
تاکنون در سنگہا افتادہ است
این بود رسم رہ صدق و وفا
این بود مردانِ حق را انتہا
از پئے آن زندہ از خود فانی اند
جان فشان بر مسلک ربانی اند
فارغ افتادہ ز نام و عزّ و جاہ
دل ز کف وز فرق افتادہ کلاہ
دور تر از خود بہ یار آمیختہ
آبرو از بہر روئے ریختہ
ذکرِ شان ہم سے دہد یاد از خدا
صدق ورزان در جناب کبریا
گر بجوئی این چنین ایمان بود
کار بر جویندگان آسان بود
لیکِ تو افتادہ در دنیا اسیر
تا نمیری کے رہی زین دارو گیر
تا نمیری اے سگِ دنیا پرست
دامنِ آن یار کے آید بدست
نیست شو تا بر تو فیضانے رسد
جان بیفشان تا دگر جانے رسد
تو گذاری عمر خود را کبر و کین
چشم بستہ از رہِ صدق و یقین
نیک دل با نیکوان دارد سرے
بر گہر تف مے زند بد گوہرے
ہست دین تخمِ ثمار را کاشتن
واز سرِ ہستی قدم برداشتن
چون بیفتی با دو صد درد و نفیر
کس ہمے خیزد کہ گردد دستگیر
باخبر را دل تپد بر بے خبر
رحم بر کورے کند اہل بصر
ہمچنین قانون قدرت او فتاد
مر ضعیفان را قوی آرد بیاد

(باقی آئندہ)

تحریف بائبل

غریب دیسی عیسائی

غریب دیسی عیسائی۔ بیچارے دیسی عیسائی۔ قابل رحم دیسی عیسائی مظلوم دیسی عیسائی۔ مین کن الفاظ مین دیسی عیسائیون کی اس ذلیل اور پست اور تاریک حالت کا اظہار کرون جو گورے پادریون نے اس ملک مین کر رکھی ہے۔ ملکی معاملات مین جو کچہہ سبقت یا فوقیت انگریزون کی قوم ہم پر چاہتی ہے یا چاہے وہ سب اس کے واسطے جائز اور بجا ہے۔ کیونکہ وہ فاتح قوم ہے اور فاتح اور مفتوح یکسان نہین ہو سکتے۔ اس معاملہ مین دیسی اخبارات کی شورش کوئی مفید نتیجہ نہین نکال سکتی اور نہ اس طرز اور رویہ کو اختیار کرنا ان کے واسطے جائز ہو سکتا ہے لیکن مین نہین سمجہہ سکتا۔ کہ ولائیتی اور امریکن پادریون کو سرکار کیطرف سے کوئی ایسے حقوق دئے گئے ہون۔ کہ وہ ہند کے باشندون کو عیسائی بنائین اور عیسائی بہی نہایت تنگ خیال اور محدود علم کا۔ یورپ امریکہ کے بڑے بڑے فاضل اور محقق پادری لاکھون روپے کے اخراجات اور ہزار ہا میل کے سفر سے جو باتین انجیل اور دیگر صحائف کے متعلق پیدا کر رہے ہین اور اپنے گرجون مین وعظ کر رہے ہین وہ باتین دیسی عیسائیون سے کیون پوشیدہ رکہی جاتی ہین اور ان بیچارون کو ان باتون سے کیون بے خبر چھوڑا جاتا ہے۔ کیا کوئی پادری صاحب اس کے جواب شافی سے مشکور فرماوین گے؟

ولائیت کے محقق کیا فرماتے ہین

جرمنی۔ فرانس۔ انگلستان یونائیٹڈ اسٹیٹس و دیگر ممالک یورپ و امریکہ کے محقق راتدن اس تحقیقات مین لگے ہوئے ہین کہ موجودہ بائبل کی اصلیت کیا ہے اور یہ بات اونہون نے بپایہ ثبوت پہونچادی ہے۔ کہ موجودہ بائبل کی کوئی کتاب ان نبیون یا حواریون کی لکھی ہوئی نہین جن کی طرف وہ منسوب کی جاتی ہین اور یہ امر بھی یقینی طور پر ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ابتدا مین جس طرح یہ کتابین لکھی گئی تھین۔ اون الفاظ مین اور اس صورت و حالت مین قائم نہین رہین بلکہ ان مین بہت کچہہ تغیر تبدل ہو گیا ہے۔ ان امور کو جو صاحبان بالتفصیل پڑھنا چاہین۔ وہ مفصلہ ذیل کتب کو مطالعہ فرماوین۔

انسکلو پیڈیا برٹانیکا

انسکلو پیڈیا ببلی کا

جیواش انسکلو پیڈیا

ببلی کل دکشنری۔ ہیسٹنگز

خلاصہ ان تمام تحقیقاتون کا یہ ہے۔ کہ حضرت عیسٰی نے کبھی کوئی کتاب نہین لکھی نہ لکھائی نہ آپ کے زمانہ مین کوئی کتاب لکھی گئی۔ بلکہ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا کی طرف ہی جو انجیلین منسوب ہین وہ متی۔ مرقس اور لوقا و یوحنا نے نہ لکھین اور نہ لکھائین۔ بلکہ اون کے بعد کسی اور شخص نے لکھین اور اون کیطرف منسوب کین۔ اگر وہ تمام انجیلین جمع کی جائین جو آجتک دستیاب ہوئی ہین یا جنکا ذکر عیسائی کتب مین موجود ہے تو اون کی تعداد ایک سو تک پہنچتی ہے اون مین سے یہ چند چن کر یا بعض کی تحقیقات کے مطابق بطور قرعہ اندازی کے الگ کر کے یہ چند کتابین بائبل مین شامل کر لی گئی ہین۔ پھر ان مین سے بعض ایسی ہین۔ کہ بعض عیسائی فرقے اون کو نہین مانتے اور بعض عیسائی فرقے ایسے ہین۔ کہ اون کے سوا اور بہی چند ایک کتابون کو شامل کرتے ہین یہی حال پرانے عہد نامہ کی کتابون کا ہے اور اس حیثیت سے جمع ہوئی تمام کتابون کو جب ایک مجلد مین جلد کرا لیا جائے تو اس کا نام بائبل ہے۔

دیسی عیسائی آنکھین کھولین

باوجود اس پراگندگی اور بے اعتباری کے جو بائبل کے لاحق حال ہے ہمارے دیسی عیسائی اپنے اسلامی آبا و اجداد یا ہم وطنون (کیونکہ دیسی عیسائی یا تو اسلام سے مرتد ہین یا ہندو ازم سے نکلنے والے ہین اور ہندو و مسلمانون کے ہم وطن ہونے کے سبب ان کے عقائد سے آگاہ ہین) سے سُنے ہوئے عقائد کے مطابق یہ یقین اور ایمان رکھتے ہین۔ کہ بائبل لفظاً خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ اونہون نے مسلمانون سے سنا ہوتا ہے۔ کہ توریت خدا کا کلام ہے اور انجیل خدا کا کلام ہے اور توریت حضرت موسٰی پر نازل ہوئی تہی۔ اور انجیل کا نزول حضرت عیسٰی پر ہوا تھا۔ وہی پرانا عقیدہ مسلمانون والا ساتھ لے کر وہ عیسائی بنتے ہین اور یہ نہین سوچتے۔ کہ خود عیسائی عقیدہ کے مطابق توریت اور انجیل کیا شے ہین۔ اور یہ بہی نہین سوچتے۔ کہ موجودہ کتابین جو پادری صاحب نے ہمارے ہاتہہ مین دی ہین آیا یہ وہی توریت اور انجیل ہین جن کا ذکر اسلامی واعظین سے سنا تھا یا کہ یہ کوئی اور شے ہین۔ پادری صاحبان بھی ہمارے دیسیون کو تاریکیون کے بحر ظلمات مین غوطے کہانے کے لئے چھوڑ دیتے ہین اور اون کو اس امر سے باخبر نہین کرتے کہ خود ان کے اپنے عقاید ان کتابون کے متعلق جو ان کے ہاتھ مین ہین۔ کیا ہین۔ عیسائیون کا ماہوار رسالہ تجلی جب کہ پہلے پہل نکلنا شروع ہوا تھا۔ تو اوس وقت بائبل کی حقیقت کو کسی قدر کہولنے کی کوشش کی گئی تہی۔ اور صاف لفظون مین اظہار کیا گیا تہا۔ کہ ہم بائبل کو لفظاً کلام الٰہی نہین مانتے اور اس مین تغیر و تبدل کے قائل ہین۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت جلد اس سلسلہ کو بند کر دیا گیا۔ غالباً پادری صاحبان نے تجلی کے ان مضامین کو اردو مین لکھنے والے یا لکھنے کی تحریک کرنے والے (مسٹر فضل) پر خفگی کا اظہار کیا ہوگا۔ جو وہ جلدی دب گیا۔ اور بیٹھ گیا بلکہ بیچارہ مر ہی گیا۔

آسان فیصلہ

موجودہ بائبل کا فیصلہ تو آسان ہے اگر عیسائی صاحبان ذرا بہی غور کرین تو کبھی اس بات کا نام نہ لین۔ کہ یہ انجیل اور توریت وہی انجیل اور توریت ہے جسکو اسلامی دنیا مانتی ہے بات بہت مختصر اور آسان ہے۔

اسلامی عقائد کے مطابق توریت خدا کا کلام ہے جو حضرت موسٰے پر نازل ہوا تہا اس وقت جو توریت عیسائی پیش کرتے ہین اوس مین لکھا ہے کہ پھر موسٰی مر گیا اور مواب کی وادی مین گاڑا گیا۔ پھر آج کے دن تک کوئی اوسکی قبر کو نہین جانتا...... اور اب تک بنی اسرائیل مین موسٰے کی مانند کوئی نبی نہین اُٹھا (الفاظ "آج کے دن تک" "اور اب تک" قابل غور ہین۔ کیا یہ سب موسٰی پر نازل ہوئے تھے!!!) ایسا ہی اسلامی عقائد کے مطابق انجیل جو کچہہ بہی تھی اوس کا نزول حضرت عیسٰی پر ہوا تھا۔ حضرت عیسٰی کے متعلق عیسائی عقیدہ ہے کہ وہ خود خدا

تھا اپر کیا نازل ہونا تھا اور یہ انجیل جو پیش کی جاتی ہے یہ نہ حضرت عیسیٰ نے لکھی نہ لکھائی اور نہ اون کے زمانہ مین لکھی گئی خود اوس کے سر پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ متی کی انجیل اور مرقس کی انجیل وغیرہ۔

پس فیصلہ بہت آسان ہے۔ کہ خود عیسائی عقائد کے مطابق ہی۔ یہ انجیل اور توریت جو بائبل کے بھیس مین عیسائی مناد کے ہاتھ مین ہے یہ وہ کتب ہین جنکو اسلامی عقائد نے خدا کا کلام مانا ہے۔

نور افشان صاحب توجہ کرین

باوجود اس وضاحت کے عیسائی اخبار ہمیشہ وہی بے سُرا راگ گائے چلے جاتے ہین۔ کہ مسلمانون کے عقائد کے مطابق توریت انجیل محرف مبدل نہین ہوئی دیکھو قرآن کریم مین لکھا ہے لا تبدیل لکلمات اللہ اللہ کی باتین نہین بدلتین۔ پھر توریت انجیل کے الفاظ کیون کر بدل گئے۔ پس ثابت ہوا کہ توریت انجیل اپنی اصلی حالت مین موجود ہے اور یہی ہے۔ جو پادری صاحبان کے ہاتھ مین ہے۔ حال مین عیسائی اخبار نور افشان نے نئے سر سے اس مضمون کو چھیڑا ہے اور ۲۸ فروری کے پرچے مین کسی قدر نور افشانی کر کے باقی کو آئندہ پر رکھا ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ بروقت اون کو کچھ سمجھایا جاوے۔

عیسائیون کو احتیاط کرنی چاہیئے

سب سے اوّل عیسائی صاحبان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ باوجود عربی زبان سے ناواقف ہونے کے اور اسلامی مسائل سے بے خبر ہونے کے قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر کرنے بیٹھ جانا اون کے واسطے مناسب نہ تھا۔ کوئی عقلمند آدمی قرآن شریف کی آیۃ لا تبدیل لکلمات اللہ کے یہ معنے نہین کر سکتا۔ کہ کلام الٰہی کے الفاظ مین کوئی تغیر و تبدل یا اس کے لکھنے مین عمداً یا سہواً کوئی غلطی انسان کر ہی نہین سکتا۔ لاکھون قرآن شریف چھاپے پر چھپتے ہین جن مین کاتب کی غلطیان اور مطبع والون کی غلطیان صاف دکھائی دیتی ہین۔ اور بائبل کا تو جو حال ہم اوپر بیان کر آئے ہین۔ اوس کو چھوڑ کر بھی اس وقت جو بائبلین مختلف فرقہائے عیسویت و یہودیت کے پاس ہین ان مین بہت سے الفاظ بلکہ فقرات بلکہ صفحون کے صفحون کا فرق نمایان ظاہر ہے۔ پس سمجھنا چاہیئے کہ اس آیۃ شریف کے یہ معنے نہین جو عیسائی صاحبان نے خیال کئے ہین۔ بلکہ ان کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے جو کلمہ نازل ہوتا ہے۔ خواہ وہ کوئی حکم ہو یا پیشگوئی ہو۔ وہ بہر حال صحیح اور پوری ہونیوالی ہے اوس کو کوئی طاقت روک نہین سکتی اور نہ اس مین کوئی شخص کچھ تبدیلی کر سکتا ہے۔ کہ یہ حکم اس طرح نہین اس طرح ہونا چاہیئے یا یہ پیشگوئی اس طرح پوری نہین ہوگی۔ بلکہ اس طرح ہوگی۔ مثلاً قرآن شریف مین خدا تعالیٰ کا ایک کلمہ نازل ہوا تھا جس کا یہ مطلب تھا۔ کہ مسلمان دجلہ فرات اور سیحون جیحون سے سیراب ہونیوالی زمینون کے فاتح ہون گے۔ اور یہ کلمہ ایسے وقت مین نازل ہوا تھا جب کہ مسلمان بہت ہی کمزور تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے وطن سے بھی ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اور موعودہ ممالک بڑی زبردست سلطنتون کے قبضے مین تھے۔ مگر خدا کا یہ کلمہ پورا ہو کر رہا اور کسی قیصر یا کسریٰ یا فوج کی مخالفت اس کلمہ کو بدل نہ سکی۔ یا مثلاً خدا تعالےٰ کا ایک کلمہ قرآن شریف مین ہے جسکا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور اس کے ساتھی ہمیشہ اپنے مخالفون پر غالب آتے ہین۔ سو اس کلمہ کو کوئی بدل نہین سکتا ہمیشہ سے ایسا ہوا۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ہمیشہ ایسا ہوتا رہیگا بہ الفاظ دیگر یہ آیت قرآن شریف کی ایک دوسری آیۃ کے ہم معنے ہے جو اس طرح سے ہے۔ کہ لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اللہ تعالیٰ کی سنۃ مین کوئی تبدیلی نہین۔

حفاظت قرآنی

الغرض اس آیۃ شریف کے یہ معنے نہین۔ جو عیسائیون زبان عربی سے ناواقف ہونے کے سبب سمجھے ہین اور اس سے ہرگز یہ ثابت نہین ہو سکتا۔ کہ توریت انجیل مین کوئی تحریف تبدیل نہین ہوئی یا نہین ہو سکتی ہان قرآن شریف مین ایک اور کلمہ ہے۔ جو حفاظت کلام الٰہی کے متعلق ہے مگر وہ صرف قرآن شریف کی حفاظت کے متعلق ہے اور اس کے متعلق انشاء اللہ اگلے اخبار مین لکھا جائیگا۔

استفسار اور اس کے جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط مجھے مولانا المکرم مولویصاحب نے بنا بر جواب لکھنے کے دیا ہے۔ ہر ایک سوال نمبروار لکھ کر جواب عرض ہے۔ بحول اللہ وقوتہ ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ۔ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ

سوال نمبر ۱۔ خدا پاک کا ارشاد ہے۔ کہ ہم بے خبر کو معذب نہین کرتے۔ اور ارسال رسل بعد منحرف کو پکڑتے ہین۔ اور لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا۔ طاقت پر بوجھ ہے پھر ایک مسئلہ مین کتنے ہی نصوص وارد ہو کر کہان تک نوبت پہونچی۔ کفر وغیرہ کے فتوے ظہور پا رہے ہین۔

جواب۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بے خبر کو سزا نہین دیتا اور نہ طاقت سے زیادہ مکلف کرتا ہے۔ مگر آپ کا یہ کہنا کہ ایک مسئلہ مین نصوص متخالفہ وارد ہین۔ اس کی کوئی نظیر آپنے نہین دی۔ آپ یقین کرین۔ کہ نصوص متخالفہ ہرگز نہین ہوتے۔ فتوے کفر تخالف نصوص سے نہین بلکہ نادانی اور نفس پرستی سے ہوتا ہے

سوال نمبر ۲۔ ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر۔

جواب۔ یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ مگر اس پر آپ کا کیا سوال ہے۔ آپنے بیان نہین فرمایا۔

سوال نمبر ۳۔ وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ۔

جواب۔ اس آیۃ شریف کے معنے ہین تمام اہل کتاب حضرۃ مسیح کے قتل کر دینے پر قبل اپنی اپنی موت کے یقین رکھتے ہین اور یہی سچ ہے۔ کیونکہ فی الواقعہ تمام یہود کہتے ہین۔ کہ ہمنے قتل کیا اور تمام مسیحی کہتے ہین۔ کہ ہان مسیح قتل ہوئے اللہ تعالیٰ دونون کی تکذیب کرتا ہے

سوال نمبر ۴۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔

جواب۔ اس پیشگوئی کو ہم نے بچشم خود پہلے مسیح کے تابعین کے حق مین پورا ہوتے دیکھ لیا ہے۔ کہ مسلمان و عیسائی دونون یہود پر جو منکر ہین۔ غالب و فوق ہین دوسرا مسیح بھی آ گیا ہے۔ اس کا انجام دنیا دیکھ لیگی۔

سوال نمبر ۵۔ اور کشف ملکین پر شرقی منارہ دمشقی پر اُترنے کی بابت میں گفتگو کرنا۔

جواب۔ نزول تو کشف ملکین پر ہوا مگر ملائک عام طور پر نظر نہیں آیا کرتے۔ منارہ قادیان ٹھیک شرقی جانب دمشق واقعہ ہے جہان نزول مسیح ہوا۔ پھر کیا اعتراض ہوا۔ امامت میں گفتگو کرنا کسی صحیح حدیث میں نہیں آیا۔

سوال نمبر ۶۔ اور بعد وفات کے رسول خدا کی قبر کے پاس قبر کا ہونا۔

جواب۔ یہ سوال قبل از وقت ہے۔ ابھی مسیح اسوقت زندہ ہے

سوال نمبر ۷۔ یہ سب نصوص بعث رسول کا ظہور ہے۔ پھر کفر کا فتوے لگانے والون کو من دعا رجلا بالکفر لیس کذلک الاحار علیہ۔ کیا جوابدیتا ہے۔

جواب۔ اصل سوال آپ کا سمجھ مین نہیں آیا۔ نصوص کا جوابدیا گیا کہ متخالف نہیں ہوتے۔ فتوے کفر لگانے والون پر کفر کا فتوے بے شک عائد ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۸۔ اور عدم الصلوۃ خلف الآخر کے مدعی کو صلوا خلف کل بر و فاجر کیا ارشاد سناتا ہے۔

جواب۔ حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام پر فتوے کفر لگا کر حسب حدیث محولہ سوال نمبر ۷ اوگون نے خود اپنے اوپر کفر کا فتوے دیا۔ تو خود اون کے پیچھے نماز جائیز نہ رہی۔ اور حدیث مین خلف کل کافر نہین آیا۔

سوال نمبر ۹۔ اور انما المومنون اخوۃ الآیۃ اور لایومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ کیون بہول گیا۔

جواب۔ ہرگز نہین بہولا بلکہ وہ خود حضرت امام پر فتویٰ کفر لگا کر اپنے مونہہ سے برادری کا رشتہ توڑ بیٹھے۔ تو بہائی ہی نہ رہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر سے کیا تیسر ہوا۔

جواب۔ قرآن مجید احکام توحید نماز روزہ حج زکوۃ اخلاق کے بیان کرنے مین بہت ہی آسان ہے۔ دوسرا ہر ایک درجہ کی مومن کے لئے اس کے علمی مذاق کے انداز پر ہی آسان ہے۔

سوال نمبر ۱۱۔ پھر ہم سواد اعظم مامور ہین۔

جواب۔ عوام کالانعام سواد اعظم نہین بلکہ سواد اعظم اعلیٰ درجہ کا متقی گروہ ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اعلےٰ درجہ کے ایک متقی کو بہی گروہ فرماتا ہے۔ دیکھو ان ابراہیم کان امۃ ۱۴/۲۱ (ابراہیم بہی ایک گروہ تہا) تمام انبیاء و رسل مامور اپنے اپنے زمانہ مین پہلے پہل اکیلے ہی ہوتے ہین اور عوام ان کے مقابل پر بکثرت۔ تو اللہ تعالےٰ اون کو ہی گروہ قرار دیتا ہے اور بالآخر گروہ بنا کر دکہا بہی دیتا ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ پس قائلین لن تمسنا النار الا ایاما معدوداۃ کو قل اتخذتم عند اللہ عہداً کیا جوابدیتا ہے۔

جواب۔ بعینہ یہی حال آجکل بہی ہو رہا ہے۔ حضرت امام پر کفر کا فتوے لگانے والون کا۔ کہ وہ ایک مامور کی مخالفت مین اپنے آپ کو جنتی مومن اور مامور اور اس کے اتباع کو کافر جہنمی قرار دیتے ہین۔ یہی مدعی لن تمسنا النار ہین۔

سوال نمبر ۱۳۔ پھر موسے کو انک لن تستطیع معی صبرا کیا ارشاد کرتا ہے۔

جواب۔ موسیٰ جیسے الوالعزم نبی نے جب اتباع اپنے معلم کا (جسکو اللہ تعالےٰ نے علمناہ من لدنا علما فرمایا تہا) نہ کیا۔ تو سزا سے ہذا فراق بینی و بینک سے خالی نہ رہا۔ تو دوسرون کو اس واقعہ سے ضرور عبرت پکڑنی چاہیئے ورنہ وہ بہی سزا سے نہین بچین گے۔

سوال نمبر ۱۴۔ پس جبکہ ارسال رسل سے ورثۃ الانبیاء کو یہ رہنمائی ہوئی۔ کہ ایکدوسرے پر کفر کے فتوے لگانے لگے۔ تو کون سا معیار ہے۔ کہ ہم کو حق معلوم ہو

جواب۔ فتوی کفر ورثۃ الانبیاء کا کام نہین بلکہ ایک نفس پرست کا کام ہے۔ ہان حق پہنچاننے کے لئے چند معیار مین لکھتا ہون۔ جس سے سچا جہوٹے سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ اول اللہ تعالےٰ سے مومن کامل کو اکثر بشارتین ملتی ہین۔ کیا معنے پیش از وقوع خوشخبریان جو اس کے مرادات یا اس کے دوستون کے مطلوبات ہین اس کو تبلائے جاتے ہین۔ دوم یہ کہ مومن کامل پر ایسے امور غیبیہ کہولے جاتے ہین۔ جو نہ صرف اس کی ذات یا اوس کے واسطہ دارون کے متعلق ہون بلکہ جو کچھ دنیا مین قضاء و قدر نازل ہونے والے ہین یا بعض دنیا کے افراد مشہورہ پر کچھ تغیرات آنیوالے ہین ان سے برگزیدہ مومن کو اکثر اوقات خبر دی جاتی ہے سوم۔ یہ کہ مومن کامل کی اکثر دعائین قبول ہوتی ہین اور اکثر ان دعاون کی قبولیت کی پیش از وقوع اطلاع بہی دی جاتی ہے۔ چہارم یہ کہ مومن کامل پر قرآن کریم کے دقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سب سے زیادہ کہولے جاتے ہین۔ سوائے اس کے اور بہی بہت معیار قرآن مجید مین مذکور ہین۔

سوال نمبر ۱۵۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء عوام الناس کسی پر کفر کی جرأت نہین کرسکتے۔ یہ ورثۃ الانبیاء نے ہی اپنا ورثہ کر لیا ہے۔

جواب۔ علماء کا لفظ فی الواقع انہین بزرگان دین پر بولا جاتا ہے۔ جن کو خشیت الٰہی ہو اور وہ اکثر کسی کی تکفیر پر دلیر نہین ہوتے۔

سوال نمبر ۱۶۔ اگر فرض کر لیا جاوے کہ اس وقت کے علماء جان کر کجرو ہو گئے تو دیدہ و دانستہ کون مومن اختیار کرتا ہے۔

جواب۔ ہر ایک نبی مرسل مامور کے مقابل پر مخالفین دیدہ و دانستہ شرارت کیا کرتے ہین۔ دیکھو وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلماً و علوا ۱۹/۱۶ وان فریقا منہم لیکتمون الحق وہم یعلمون ۲/۱ ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون ۱/۵ یہ اللہ تعالےٰ کی شہادتین بہ نسبت علمائے اہل کتاب کے ہین۔

سوال نمبر ۱۷۔ اگر بہت نصوص ظاہر سے ماؤل ہین تو ولقد یسرنا القرآن سے کیا تیسر ہوا۔

جواب۔ فصیح کلام مین استعارات و تشبیہات بکثرت ہوتے ہین مگر وہ تیسر سے کلام کو نہین روکتے۔ مثلاً من کان فی ہذہ اعمیٰ فہو فی الآخرۃ اعمیٰ ۱۵/۸ صم بکم عمی ۲/۱ کون نہین جانتا کہ ان الفاظ سے ظاہری اعضا کے اندہے بہرے مراد نہین۔ کیا اس سے تیسر مین کچھ فرق آگیا کچھ نہین آیا۔ معمولی خواندہ آدمی بہی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ محاورہ ہے۔

سوال نمبر ۱۸۔ اگر لن تستطیع معی صبرا ہی مآل ہے۔ تو ظاہر نصوص سے چشم پوشی کرنی پڑیگی اور حتی نبعث رسولا کا غایۃ مغیا کیون کر ہوگا۔

جواب۔ یہ بالکل صاف بات ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا ۱۵/۲ ہم کسی کو عذاب نہین کرتے جب تک رسول نہ بہیجین اور رسول کا ادب اور عزت یہ ہے کہ اس کی فرمانبرداری اور عزت کی جاوے اور اوسکے قول و فعل کو صبر کے ساتہ دیکہا جاوے۔ موسے جیسے الوالعزم نے بہی جب صبر اپنے معلم کا نہ کیا تو ہذا فراق بینی و بینک کا مزہ چکہنا پڑا۔ تو دوسرون کی

لئے اور یہی مقام خوف ہے۔ کیونکہ ملہم و رسل اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر بتلاتا ہے۔ لہذا وہ حکماً عدلاً ہوتا ہے۔ اور حکم عدل کی بات ماننی ضروری ہے۔

سوال نمبر ۱۹۔ ان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ میں ہذا کا مشارٌ الیہ کون ہوا

جواب۔ ابتدائے رکوع میں ہے۔ قل تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم (کہہ آؤ۔ پڑھ سناؤں میں جو واجب کیا ہے تمہارے رب نے تم پر) ماحرم اس کا مشارٌ الیہ ہے کیا معنے ان واجبات پر عمل کرنا صراط مستقیم ہے

سوال نمبر ۲۰۔ کلھم فی النار الا فرقۃ واحدۃ کونسا فرقہ ہوا

جواب اسی حدیث میں ہے صحابہ نے سوال پر فرمایا ما انا علیہ و اصحابی۔

سوال نمبر ۲۱۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ الآیۃ ادر ھما۔ ہر دو ملکر ۔۔ ۔۔ ۔۔ رسول پر القائے شیطانی کے مدعی ہوکر قطعیت نصوص میں کلام کر رہے ہیں۔

جواب۔ مابعد اس آیۃ کا یہ ہے۔ فینسخ اللہ مایلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایاتہ۔ ساری آیۃ شریف کے یہ معنے ہیں۔ تجھ سے پہلے جس قدر رسل وانبیاء آئے۔ شیطان اون کے ارادوں میں اپنا دخل دیتا رہا۔ اور اس سلسلہ کی مخالفت کرتا رہا تاکہ یہ سلسلہ نیست و نابود ہوجاوے۔ سو اللہ تعالےٰ القائے شیطان کو دور کر دیتا اور اپنے احکام کو ثابت کر دیتا ہے اور یہ ہر زمانہ میں ہوتا رہتا ہے۔ جیسے موسےٰ کے وقت فرعون مسیح کے وقت یافا کاہن اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ابوجہل اور آجکل مسیح موعود کے وقت آپکے مخالف ڈوئی۔ چراغ الدین جمونی وغیرہ ان کی رکاوٹوں کو ہمیشہ تعالےٰ نے دور کر دیا۔ اور یہ سلسلہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

سوال نمبر ۲۲۔ ایک عالم نے لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا سے یہ فتویٰ دیا ہے کہ جو لوگ۔ نیاز غیر اللہ دیتے اور قبر پرستی کرتے ہیں ان سب کا مال چوری کہانا حلال ہے

جواب۔ کسی کے مال کہانے کی نسبت حکم ہے ماکان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض (کسی نبی کو بھی جائز نہیں۔ کہ سوائے خونریزی کے کسی کو قید کرے۔ جب نبی بھی سوائے جنگ کے کسی کا مال نہیں لے سکتا۔ تو دوسرے کو کب جائز ہے اور وہ جنگ اس وقت تک جائز نہیں جب تک ساری شرائط جنگ پوری نہ ہوجاویں۔ جیسے امام کا ہونا یا کسی کا ابتدا ابتداءِ جنگ کرنا یا امام پر چڑھائی کر کرانا وغیرہ۔ چوری کی نسبت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاءً بما کسبا نکالا من اللہ (چور مرد ہو یا عورت اون کے ہاتھ چوری کی سزا میں کاٹ ڈالو) یہاں مذہب کا ذکر نہیں کہ صاحب مال کس مذہب کا ہو۔ پھر فرمایا۔ لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم (کسی کا مال باطل طریق سے نہ کھاؤ مگر تجارۃ کے طور پر مگر اس میں بھی رضامندی فریقین شرط ہے) جب تجارت میں بھی بلا رضامندی مال لینا جائز نہیں۔ تو چوری کس طرح جائز ہے اور تجارت میں بھی مذہب کی شرط نہیں لگائی۔ پھر فرمایا۔ ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ..... فبشرھم بعذاب الیم ۱۰/۱۱ اہل کتاب کے مولوی اور درویش لوگوں کا مال باطل طریق سے کہاتے ہیں .... سو اون کو عذاب الیم کی خبر دیدی۔ غرض کسی کا مال چوری زوری کسی طرح بھی سوائے جائز طریقوں کے جائز نہیں۔ سخت حرام اور ظلم ہے

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

فضل دین حکیم از قادیان

آریہ گزٹ پنجاب لاہور

کی ایک تازہ اشاعت میں بیچارے سادہ لوح ایڈیٹر نے ایک ایسا ہی بے تکا مضمون لکھا ہے جیسا کہ آریہ گزٹ لاہور کا بے ڈہنگم نام۔ اس مضمون کے پہلے حصہ کا بہتر سے بہتر الفاظ میں یہ خلاصہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ طاعون خدا کا قہر ہے اور گناہوں کے سبب سے ملک مبتلائے طاعون ہوا ہے۔ جب تک لوگ گناہ نہ چھوڑینگے۔ طاعون سے نجات نہ پائینگے اگر مرزا صاحب کا یہ قول صحیح ہے۔ تو دس پندرہ برس پہلے کیا گنہگار لوگ ہندوستان میں نہیں تھے۔ اور پھر اب بھی امیر لوگ جو قواعد حفظ صحت کی پابندی کا خیال رکھتے ہیں۔ محفوظ رہتے ہیں۔ اور غریب لوگ زیادہ مبتلا ہوتے ہیں طاعون کا سبب گناہ نہیں۔ بلکہ چوہے ہیں" آریہ دوستوں کی یہ ادا گھائل کئے دیتی ہے۔ کہ وہ ایک بات کا جواب ہزار بار سنکر بھی خاموش نہیں ہوتے۔ میں تو یہی سمجھتا تھا۔ کہ ہمارے ملک کے پوری کچوری بیچنے والے دہوتی پرشاد حلوائیوں سے بڑھ کر بیچلی پن کی کوئی مثال نہیں ملسکتی۔ مگر اب تجربہ سے معلوم ہوا۔ کہ ہمارے آریہ بھائی کئی نمبر بڑھے ہوئے ہیں کیونکہ کسی کے منہ کے چبائے ہوئے لقمہ کو خود بار بار چبانا ایک ایسی گھنونی بات ہے کہ جسکے تصور سے جی متلاتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس اعتراض کا جواب متعدد مرتبہ مل چکا ہو۔ اوسی کو دیدہ دلیری سے پیش کرنا کسی کے مونہہ کا لقمہ چبانے سے بھی زیادہ گھنونا کام ہے۔ میں سخت حیران ہوں کہ کیا تمام زمانہ کی پاک بے حیائی ان آریوں ہی کے حصہ میں آگئی ہے۔ پادری فنڈ۔ اور اندرمن وغیرہ کے باسی اور سڑے ہوئے پرانے اعتراضات آجتک سینکڑوں طریقوں اور سینکڑوں کتابوں و اخباروں کے ذریعہ سے پیش کرتے۔ اور پانچویں سواروں میں داخل ہوکر ہم میں ڈنگرے نیست بنتے ہیں۔ بھلا کوئی ان سورماؤں سے اتنا تو پوچھے۔ کہ تمنے ان اعتراضوں کے وہ تمام جوابات جو صدہا مرتبہ پہلے اسلام کی جانب سے کافی وشافی دئے جاچکے ہیں۔ دیکھ لئے ہیں یا نہیں۔ اور اب اہل اسلام کے جوابات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اعتراضات لکھنے ہو یا ویسے ہی انگلی کاٹ کر شہیدوں میں داخل ہونے کا شوق ہے ۔ مثلاً مخنوں آریہ نے ترک اسلام میں سینکڑوں اعتراضات جھک مار کر لکھ مارے لیکن میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اگر وہ صرف مولوی محمد قاسم صاحب کی تصانیف ہی (جو اندرمن وغیرہ کے جواب میں لکھی گئی ہے) دیکھ لیتا۔ تو اوسکو اپنے اعتراضات کا بہت بڑا حصہ کم کر دینا پڑتا اور اندرمن کے آگے کی بچی ہوئی ہڈیاں نہ چچوڑنی پڑتیں پھر جب اس مخنون آریہ کے زینت دئے ہوئے باطل کا سر کچلنے کے لئے ہمارے مقتدا نور الدین رضی اللہ عنہ کا رسالہ نکلا۔ اور اوس نے دہرمپال یا پیٹ پال وغیرہ کے خرمن ضلالت پر بجلی کا کام کیا اور نور اسلام سے ظلمت کفر کو کافور کر دیا۔ تو اب غیرت و مردمی کا مقتضا یہ تہا کہ اوسی طرز سے صبر و سکون کے ساتھ جب تک نور الدین کے تمام دکمال جواب الجواب سے سبکدوش ہوجاتے

اس وقت تک ہمارے سامنے آنکھ نہ اُٹھاتے یا تصدیق براہین احمدیہ کے جد نکتہ بیب کا نام بھی زبان پر نہ لاتے۔ مگر ہمارے باحمیت آریہ دوست نکتہ بیب ترک اسلام وغیرہ کتابوں کا نام لے کر برابر فخر کئے جاتے اور مونچھوں کو تاؤ دیئے جاتے ہیں۔ اس آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے بہادر ایڈیٹر نے بھی اپنی قومی و جبلی عادت کے موافق اسی قسم کا یہ مضمون لکھا ہے۔ میرا جہاں تک خیال ہے اور رسالوں کو چھوڑ کر صرف اخبار الحکم اور بدر ہی میں ہمارے امام علیہ السلام کے کلمات طیبات کے ذیل میں سینکڑوں نہیں تو بیسیوں مرتبہ اس خدشہ یا مغالطہ کا جواب چھپ چکا ہے۔ باغیرت اور باحمیت ایڈیٹر کے مضمون کا دوسرا حصہ آواگون کے متعلق ہے (یعنی دس بارہ ہی برس سے ایسے گنہگاروں کا نمبر آگیا ہے جن کو پرمیشر طاعون کی سزا دیتا ہے۔ آہاہ۔ ہوں نہ ہوں یہ سب جنگ کرکشیتر کے روسی مقتول ہیں جنہوں نے اتفاق کر کے یہاں ہندوستان میں جنم لیا ہے اور طاعون کی سزا بھگت رہے ہیں لیکن یہ تو صرف قیاس ہی قیاس ہے۔ پرمیشر صاحب کی عادت ہے کہ وہ سزا پانے والے کو اُس کی خطا کبھی نہیں بتایا کرتے کہ تا وہ پھر اس خطا کو چھوڑ نہ دے اور اسی طرح آواگون کا سلسلہ ہی منقطع نہ ہو جائے) اگر ایڈیٹر صاحب ایک مرتبہ رسالہ روئداد تناسخ دیکھ لیتے تو پھر شائد اس حصہ مضمون کے لکھنے کی بے شرمی ہرگز گوارا نہ فرماتے۔

میں اپنی طرف سے جواباً ایک لفظ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر صرف اس خیال سے کہ شائد کسی سعید فطرت کو کچھ فائدہ پہونچ جائے اور اس طرح سے مجھکو کچھ ثواب حاصل ہو جائے آریہ ایڈیٹر کے مضمون کے حصہ اول کے متعلق ذیل میں اپنے ایک سرسری خیال کو موج کرتا ہوں:-

طاعون کا آنا نتیجہ ہے اور مامور من اللہ کا انکار سبب۔ یہ بات کہ طاعون کس کس کو پکڑے اور کس کس کو چھوڑ دے۔ ایک جداگانہ امر ہے۔ طاعون کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ منکروں اور گنہگاروں اور گستاخوں کو سزا دیتا ہے اور بعض مومنوں کی لغزشوں کا کفارہ بنا کر طاعون ان کو ان کے لئے موجب شہادت بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے کہ وہ ہر ایک مامور کے زمانہ میں اور اس مامور کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت اور اس کے منکروں کے سزا دہی کے لئے ایک عذاب بھیجتا ہے اور اس عذاب کو اپنے مامور کی کامیابی اور منکروں کی تباہی کا سبب بناتا ہے۔ دیکھو نوح علیہ السلام کے منکر طعمۂ نہنگ طوفان ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام کے منکر لقمۂ [illegible] رود نیل ہوئے۔ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین ہیزم آتش شمشیر ہے۔ مخالفین نوح کا آج دنیا میں کوئی نام لیوا ہے نہ پانی دیوا۔ مخالفین ابراہیم علیہ السلام کا دنیا میں کہیں اتا پتا بھی باقی نہیں۔ مخالفین لوط علیہ السلام کا آج سوائے ڈیڈسی (بحیرہ مردار) کے اور کوئی نشان نہیں باقی۔ انہیں کے لئے فرمایا گیا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا۔ مخالفین موسیٰ علیہ السلام کا صرف نام اور نام کے ساتھ لعنت باقی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ مخالفین عیسیٰ کی ذلت۔ ادبار اور تباہی کے سوا کچھ بھی باقی نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) کے مخالفین کے نام کے سوا دُنیا میں نشان تک بھی باقی نہیں۔ بھلا کوئی ہے جو دُنیا میں ابوجہل اور ابولہب کی نسل کا پتہ و نشان بتا دے؟ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار۔

ہمارے آریہ مہربان ان عبرت خیز باتوں کو اچھی طرح نہ سمجھ سکیں۔ تو وہ اپنے ملک یعنی آریہ ورت کے پیغمبروں کے حال پر ہی غور کریں۔ دیکھو حضرت کرشن علیہ السلام کے احکام سے سرتابی کرنے والوں اور اُن کی جماعت سے . . . . مخالفت کرنے والوں نے کیا پھل پایا؟ آج تک کرشن علیہ السلام اور اُن کی جماعت یعنے پانڈوں کا وقار ہندوستان میں قائم ہے۔ لیکن کوروں کی نسل میں کسی ایک شخص کو بھی تلاش کرنا چاہو تو نہ ملیگا۔ ہاں! اُن کے خون سے رنگین کرکشیتر کی سُرخ خاک جا کر دیکھ لو۔ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ۔ جناب رامچندر رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کی جماعت کے کارنامے آجتک آسمان عزت کے ستارے بنے ہوئے چمک رہے ہیں۔ لیکن راون اور اُس کے معاونین کو لعنت کے ساتھ ہی یاد کیا جاتا ہے اور اُن منکران سراندیپ کی اولاد میں ایک چوہے کا بچہ بھی شائد ڈھونڈے سے نہ ملے۔ پس جس طرح مخالفین کرشن علیہ السلام کی وجہ سے میدان کرکشیتر کی آب تیغ کا طوفان اور منکرین رامچندر کی سرکوبی کے لئے جزیرۂ سراندیپ میں آتش جنگ کی شکل میں عذاب الٰہی نازل ہوا۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفوں کی کرتوتوں اور ناشدنی کوتکوں کے باعث طاعون کی شکل میں عذاب الٰہی نازل ہوا ہے جس طرح مشرکین عرب کے ساتھ کسیقدر مسلمان اور منکرین کرشن علیہ السلام کے ساتھ کسیقدر سویدین کرشن اور سنگدیپ کے راکھشسوں اور دیسوؤں کے ساتھ کسیقدر سرلشٹ یعنے رام چندر کی جماعت والے بھی مارے گئے۔ اسی طرح طاعون میں منکرین مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کوئی اکا دکا مومن بھی فوت ہو جاتا ہے۔ رہی یہ بات کہ بعض منکرین ابھی تک زندہ کیوں ہیں اور طاعون نے اُن کو کیوں نہیں پکڑا۔ یہ ایک سخت احمقانہ اعتراض ہے۔ ابھی طاعون اور دیگر بلیات کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ صبر کرو۔ اور نتیجہ کے منتظر رہو فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ۔ مرد آخر بین مبارک بندہ است وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّکَ لِلْمُتَّقِیْنَ۔

طاعون مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کے وجہ سے آئی ہے اور سوائے اس کے اور کوئی سبب اس کے آنے کا نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں یہی بیان کر دینا کافی ہے۔ کہ آج کوئی شخص دُنیا میں اس بات کا دعوی نہیں کر سکتا کہ وہ اور اُس کا گھر طاعون کی دستبرد سے محفوظ رہیگا۔ لیکن مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اس بات کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اور جو اُن کے گھر میں ہیں۔ طاعون سے محفوظ رہینگے اور اس تحدی کو اس بات کا نشان ٹھہرایا ہے کہ طاعون اُن کی مخالفت اور انکار کے سبب سے آئی ہے۔ اب اگر کسی مخالف میں کچھ غیرت اور حمیت کا ذرا بھی مادہ ہے تو اُس کو چاہیئے کہ وہ طاعون کے کیڑے کسی ترکیب سے مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پھیلا دے۔ یا اگر یہ کام دشوار معلوم ہو۔ تو ہمارے آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر صرف اس بات کا دعوی اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا۔ پھر دُنیا دیکھ لیگی۔ کہ آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر کی گردن طاعون ہی کے ہاتھ سے مروڑی جاتی ہے یا نہیں۔ اس آریہ اڈیٹر کو چونکہ (بقول اس کے) طاعون کے اسباب و علاج وغیرہ سے خوب واقفیت ہے۔ اور وہ چوہوں وغیرہ کا خوب بندوبست کر سکتا ہے۔ لہذا اُس کو چاہیئے کہ وہ چوہوں کا بندوبست کر کے مسیح موعود علیہ السلام کی طرح طاعون سے محفوظ رہنے کا دعوی شائع کر دے۔ اور اپنے پیشرو لیکھرام کی طرح اسلام کی صداقت کی ایک دوسری مہر لگا دے۔

راقم

اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی

اطلاع:- چونکہ مجھے بغرض فراہمی چندہ تعمیر بہت دن باہر رہنا پڑا ہے اس لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی وقت پر پورا نہیں ہو سکا۔ مارچ اور اپریل کا نمبر اکٹھا

[illegible]

اسحق

اسحق نے اپنی تعلیم کے ابتدائی زمانہ مین کوئی خاص امتیاز حاصل نہین کیا۔ وہ صرف چیزون کے بنانے مین مشہور تھا۔ اوس نے نجاری اور کاریگری کے اوزار وہتھیار اپنے پاس ہتھیار رکھے ہتے اور مختلف پیمانون کے آرے خود اپنے ہاتھہ سے تیار کئے ہتے جن کی مدد سے اوس نے بہت سی عجیب وغریب چیزیز بنائین۔ ان چیزون کو اوس کے ہمسایون نے بڑی حیرت وتعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اوس کی دادی اپنے لڑکے کی ہنرمندی دیکھہ کر ایسی بلغ باغ ہی کہ ہرآئے گئے سے اوس کی صناعی کا ذکر کرتے ہوئے تھکتی ہی نہ ہی۔ وہ اکثر کہا کرتی تہی کہ اسحق ایک نہ ایک دن کوئی بڑا صناع ہوگا۔ اور دنیا مین اچہی طرح بسر کریگا اور بڑا متمول آدمی ہوکر رہیگا۔

اسحق کی آیندہ زندگی کے متعلق اس کی دادی اور اوس کے ہمسایون کے خیالات کچھہ عجیب اختلاف رکھتے تہے۔ کوئی کہتا تہا۔ کہ وہ عمدہ قسم کی لکڑیون کا خوبصورت فرنیچر تیار کرنے مین ماہر ہوگا۔ جس کو دولتمند اپنے محلات آراستہ کرنے کے لئے بڑے شوق سے خریدین گے۔ کسی کا خیال تھا کہ وہ ایک باکمال معمار ہوگا جس کے دست ہنر سے ایسے عالیشان مکان اور سربفلک چرچ بنین گے۔ جو انگلستان مین کبہی نہین دیکہے گئے۔

اوس کی دادی کے چند دوستون نے یہ بہی رائے دی تہی۔ کہ اسحق کو گہڑیال سازی کی تعلیم دیجائے کیونکہ کمال صناعی کے علاوہ اس کی طبیعت کو فن ریاضی سے ایک خاص مناسبت ہے۔ جو اس ہنر کے لئے نہایت مفید اور بکار آمد ہے۔

چنانچہ اسحق نے بعد مین اسی فن کو اختیار کیا اور بہت سی نادر ونایاب گہڑیان بنائین یہ گہڑیان بعینہ ان گہڑیون کی سی ہتین جن مین گھنٹے بجنے کے وقت ڈائل پیٹ پر ناچتی ہوئی پتلیان نمودار ہوتی ہتین یا ان گہڑیون سے مشابہ ہتین جن کے چہرہ پر چلن جہان رقاص (گھڑی کا پنڈولم) حرکت کرتا جاتا ہے۔ ایک جہاز دریا کی لہرون پر اترتا اچہلتا نظر آتا ہے۔

اسحق کی قوت ایجاد نے کچھہ دنون بعد ایک ایسی نایاب گھڑی اختراع کی جو پہلے کبہی نہ دیکہی گئی تہی۔ یہ گہڑیال پیکر اور وزن سے نہین بلکہ صرف پانی کے قطرون کے گرنے سے چلنے لگتی ہی۔ یہ ایک ایسا اعجوبہ تہا جس نے تمام لوگون کو ششدر کردیا۔ کیونکہ کسی کے حاشیہ خیال مین بہی نہ تہا کہ پانی کے ایک ظرف سے وقت بتلایا جاسکیگا

پانی کی گھڑی کے علاوہ اسحق نے ایک دہوپ گہڑی بہی ایجاد کی اور اس طرح سایہ مین پانی کی گہڑی اور دہوپ مین دہوپ گہڑی سے بہ آسانی وقت معلوم ہوجاسکتا تہا کہا جاتا ہے۔ کہ دہوپ گہڑی والستھارپ مین آج تک اسحق کے گہر کے بار د موجود ہے۔ اگر ایسا ہے تو ضرور اس گہڑی نے اس کے زمانہ طفلی کے اوقات کو اوس کی زندگی کے مشہور گھنٹون کو اور حتی کہ اس کی ساعت وفات کو بہی بتلایا ہوگا۔ جب سے کہ اسحق نے اوسکو قائم کیا تہا۔ ابتک وہ ایک ہی حالت مین ہے اور ٹہیک وقت دیئے جاتی ہے۔ تاہم یہ نہین کہا جاسکتا کہ یہ گھڑیان اپنے صناع سے زیادہ عرصہ تک باقی رہیگی بلکہ اوس کے بعد بہی زمانہ دراز تک اسحق نیوٹن رہیگا

خدا نے اسحق کو ایک خاص عطیہ یہ ملا تہا۔ کہ وہ مشکل سی مشکل چیزون کو سیدہے سادہے طریقون سے بہ آسانی دریافت کرلیا کرتا تھا۔ مثلاً ہوا کی قوت کا اندازہ معمولی سمجہہ کا آدمی شائد ہی کرسکے لیکن اسحق نے جس خوبی سے اس کا اندازہ لگایا ہے اور اس دشوار مسئلہ کو جس خوبی سے حل کیا ہے اس سے زیادہ آسان طریقہ ہو نہین سکتا۔ وہ ہوا کے مقابلہ مین کودا اور اپنی جست کے فاصلہ سے اُس نے تیز اور دہیمی ہوا کی قوتون کا حساب لگالیا وہ اپنے بچپن کے کہیل کود مین بہی اسیطرح فطرت کے راز اور خدا کی قدرت کے اسرار دریافت کیا کرتا تہا۔

اس کی دادی کے مکان کے قریب ایک ہوائی گرنی جدید اسلوب پر قائم ہوئی تہی۔ اسحق ہمیشہ وہان جاتا کرتا۔ اور اوس کے حیرت خیز حصون کا مشاہدہ کیا کرتا تھا۔ جبکہ گرنی بند رہتی تو وہ چاہتا رہتا تہا کہ وہ کیونکر بنی اور اس کی اندرونی ترکیب کیسی ہے۔ جب گرنی کے بڑے بڑے پنکہے ہوا کے ذریعہ سے چلنے لگتے تہے تو وہ ان کو غور سے دیکہا کرتا اور سوچتا تہا کہ وہ کیا طریقہ ہے جس سے گرنی کے پتھر اطراف پہرتے اور اناج کو جو اس مین ڈالا جاتا ہے پیس کر آٹا کردیتے ہین بعد ازین وہ اپنے ہتھیار وا وزار کے ساتھہ غیر معمولی طور پر مصروف دیکہا گیا۔

کچھہ دن نہ گزرے ہتے کہ اس نے اپنی دادی اور تمام ہمسایون کے سامنے اپنی صناعی کا ایک اور تازہ ثبوت پیش کیا۔ جس سے انہین معلوم ہوگیا کہ اسحق کس لئے اس قدر گہرے انہماک مین تہا۔ اس نے ہوا کی گرنی کا ایک چہوٹا سا نمونہ تیار کیا تہا۔ گرنی کا ایک ایک حصہ اور تمام کل پرزے کامل طور سے اس مین پائے جاتے تہے

اس کے چہوٹے چہوٹے پنکہے کمال کاریگری سے بنائے گئے ہتے اور اس کے اندر نہائت صفائی سے استرکاری کی گئی ہتی۔ جب گرنی کے اس چہوٹے نمونہ کو ہوا مین رکہہ دیا جاتا۔ تو اس کے پنکہے تیزی سے ہلنے لگتے تہے اور جس وقت مٹھی بہر اناج اس مین ڈالا جاتا تو نہائت خوشنمائی سے پس پسا کر سفید آٹا بن جاتا۔

اسحق کے ہمعصر ساتہیون اور دوستون نے ہوا کی اس نئی گرنی کو دیکہہ کر بے حد خوشی ظاہر کی۔ اور انہین یقین تہا۔ کہ دنیا بہر مین اس سے بڑہکر خوشنما اور عجیب چیز نہین ہے اس کے دوستون مین سے ایک نے کہا کہ اسحق! ایک چیز تم بہول گئے۔ جو گرنی مین ضرور ہونی چاہئے۔ اسحق نے حیران ہوکر پوچہا۔ "وہ کیا" تہا کیونکہ وہ گرنی کی ذری ذری سی چیز کو غور سے دیکہہ چکا تہا اور کسی شئے کو صفحۂ خاطر سے محو نہین کیا تہا۔

اوس کے دوستون نے کہا۔ "بھلا یہ" بتاؤ مالک کارخانہ کہان ہے ؟

اسحق نے کہا " ہان بہئی یہ تو ٹہیک کہتے ہو" دیکہو مین اوس کو بہی پیدا کئے دیتا ہون اور غور کرنے لگا کہ اس کسر کو کس طرح پورا کرے

وہ ایک مصنوعی آدمی کی شکل بہ آسانی تیار کرلیتا مگر اس مین جان کیونکر بہرتا اور حرکت کیسے پیدا کرتا۔ جسکی ایک مالک کارخانہ کو اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے سخت ضرورت تہی۔ بہرکیف جب کوئی اور صورت نظر نہ آئی تو چوہیدان مین ایک چوہا پکڑا گیا۔ اور اس کو مالک کارخانہ کا عہدہ دیا گیا۔ مسٹر ماؤس (موش) اپنے گہرے خاکی رنگ کے کوٹ مین ایک معزز مالک کارخانہ بنے ہوئے پہدکتے پہرتے تہے لیکن وہ صفت دیانت سے بالکل عاری تہے۔ جب اناج پسنے کے لئے اس چہوٹی گرنی مین ڈالا جاتا۔ تو وہ کبہی کبہی اس مین سے چرالیا کرتے تہے۔

جون جون اسحٰق سن رسیدہ ہوتا گیا اوس کو اس امر کا احساس ہونے لگا کہ وہ ان امور کی انجام دہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ جو ہوا کی گرمی اور کھلونون کے بنانے سے زیادہ اہم اور قابل اعتنا ہین تنہائی مین وہ سارا دن یا تو مختلف خیالات مین غرق دیکھا جاتا یا مفید کتابون کے مطالعہ مین مصروف نظر آتا تھا۔

اسحٰق کا یہ قصہ بہت مشہور ہے۔ کہ وہ ایک سیب کے درخت کے نیچے بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا۔ حسن اتفاق سے ایک سیب ٹوٹ کر اس کے سر پر گرا۔ اس کے گرتے ہی دفعۃً اسحٰق کی طبیعت لڑ گئی اور وہ اس قوت کو پا گیا۔ جس نے اجرام سماوی کو اپنے اپنے مرکز پہ برقرار رکھا ہے۔ اس اصول کو معلوم کرنے کے بعد اوس کو اس وقت تک چین نہ آیا۔ جب تک اوس نے فطرت کے اس قانون کو دریافت نہ کر لیا۔ جس پر ستارون کا دارومدار ہے۔ اس قانون کی اس نے اس عمدگی سے تحقیق کی ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ خود آسمان پہ جا کر انہین اپنی آنکھون سے دیکھ آیا ہے۔ وہ لڑکا جس نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہوا کی گرمی کیون کر بنتی ہے۔ اب اپنے بنی نوع کو عالم کے کل پرزون کے اسرار سے واقف کرتا ہے۔

اسحٰق اور اُس کے چھوٹے کتے ڈائمنڈ کی کہانی سننے کے قابل ہے۔ اس نے بیس سال تک ایک مشکل مسئلہ پر محنت کی تھی۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ وہ کسی ضرورت سے اپنے کمرہ کے باہر گیا اور اپنے کتے کو آتش دان کے پاس سوتا چھوڑتا گیا۔ حجرے کے اندر میز پر کاغذات کا تودہ پڑا ہوا تھا۔ جن مین وہ تمام تحقیقات اور تجربات درج تھے جن کو نیوٹن نے اس بیس سال کے عرصہ مین فراہم کیا تھا۔ کتا اپنے مالک کے چلے جانے کے بعد اٹھا اور میز پہ اچھل کر شمع کو جو اس پہ رکھی جل رہی تھی۔ گرا دیا۔ اوس کا گرنا تھا کہ چشم زدن مین تمام کاغذات کو آگ لگ گئی۔

جب وہ جل کر خاکستر ہو گئے۔ تو نیوٹن نے کمرہ کا دروازہ کھولا۔ اور اپنی بست سالہ محنت کو صرف راکھ کا ڈھیر پایا۔ ایک کونے مین ڈائمنڈ بھی کھڑا تھا۔ کوئی اور شخص ہوتا۔ تو اس کتے کو مار ہی ڈالتا۔ مگر نیوٹن کا صبر و تحمل دیکھو کہ اس نے اپنی معتاد مہربانی سے اسکے سر کو تھپکا اور باوجودیکہ شدت حزن و کرب سے اس کا دل پھٹ رہا تھا صرف اس قدر کہا:۔

ڈائمنڈ۔ تم نہین جانتے۔ کہ تم نے کیسی بھاری خطا کی۔

اس مصیبت سے اس کی صحت کو صدمہ پہونچا اور چند روز کے لئے اس کی فرحت و بشاشت خاک مین مل گئی باایں ہمہ کتے کے ساتھ اس کا جو سلوک تھا اس سے اوس کی شرین خلقی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ہم نے یہ حالات نیوٹن صحیفہ اُلفت سے درج اخبار کئے ہین۔ تا ہمارے بھائی دیکھین۔ کہ ہونہار لڑکے کس طرح کھیل ہی کھیل مین علمی دریافتین کرتے اور آخر ایک بڑے آدمی بن جاتے ہین ایک ہم مسلمانون کے بچے ہین۔ کہ سارے جہان کی آوارہ گردی اور دنیا کی تمام بے مصرف کھیلین اور بے ہودہ مشاغل ان کے حصے مین آئے ہین۔ اللہ تعالےٰ ہی رحم کرے

(داکمل)

جاہلیت کی انسانیت

عرب کے مشہور شاعر اور رئیس امرالقیس کا باپ جب قتل کیا گیا تو امرالقیس شاہ روم سے مدد طلب کرنے کے لئے نکلا تو راستے مین مقام تیما پر اوس کا گذر ہوا جہان سموال کا قلعہ موسوم بہ ابلق واقعہ تھا۔ سموال کا ایفائے عہد عرب مین ضرب المثل ہے امرالقیس نے سموال کے پاس چند ہتھیار اور سو زرہین امانت رکھین اور وہان سے راہی ہوا۔ حارث ابن ظالم کو اوس کی خبر لگی اور وہ اونہین چھیننے کے لئے آیا سموال نے دینے سے انکار کیا اور قلعہ بند ہو گیا۔ سموال کا بیٹا باہر شکار کھیلنے گیا ہوا تھا۔ حارث نے اوسے پکڑ لیا اور سموال کو اسے دکھا کر کہا:۔ یا تو زرہین حوالے کرو اور بیٹے کی جان بچاؤ یا اوس سے ہاتھ دہو لو۔ سموال نے بیٹے کی پروا نہ کی اور زرہین دینے سے صاف انکار کیا حارث نے اس لڑکے کو اس کی آنکھون کے سامنے قتل کر دیا اور چلا گیا۔ امرالقیس تیما کو واپس نہ لوٹ سکا۔ اور مر گیا۔ لیکن سموال نے اپنی زندگی بھر ان زرہون کو اپنے پاس حفاظت سے رکھا

پاسبان پرندہ

امریکہ مین مُرغی کے برابر ایک پرندہ ہوتا ہے۔ جس کا نام اجامی ہے۔ پاؤن اور گردن مرغی سے ذرا لمبے ہوتے ہین۔ پر و بال کالے لیکن سینہ کا حصہ گہرا نیلگون اور زرد ہوتا ہے جو دہوپ مین ایسا چمکتا ہے جیسے کہ مصقلہ کیا ہوا سونا جگمگاتا ہے۔

اجامی بڑا مانوس پرندہ ہے وہ اپنے مالک کا بڑا خیال رکھتا ہے اور کسی دوسرے جانور کو اس کے پاس پھٹکنے نہین دیتا۔ حق حفاظت پورا ادا کرتا ہے۔ صبح دم وہ بطخون کو ہانکتے اور مُرغیون کو چراتے دیکھا جاتا ہے اگر کوئی مُرغی اپنے سندے سے الگ ہو کر ادہر اُدہر جانا چاہتی ہے تو وہ اوسے ٹھونگین مار مار کر واپس لوٹا دیتا ہے جب مرغیان باڑے مین آتی ہین تو تب بھی وہ ان کی نگہبانی کرتا ہے اور حفاظت مین کتے سے کم نہین اگر گلہ کے سامنے کوئی درندہ ظاہر ہوتا ہے۔ تو اجامی اس کے مقابلہ کو آگے بڑھتا ہے اور لڑ بھڑ کر اور چیخ پکار اور اپنی تیز ٹھونگین مار مار کر بھگا دیتا ہے۔ درندہ کو سوائے بھاگنے کچھ بن نہین پڑتا۔

خالی اوقات مین وہ کھانے کے کمرہ مین بیٹھتا ہے اور اپنے مالک کے کھانا کھانے تک پاسبان کا حق ادا کرتا ہے۔ کتے اور بلیان جو وہان آنا چاہتے ہین انہین مار نکالتا ہے بعد ازان باہر چلا جاتا ہے۔ (صحیفہ)

قسطنطنیہ

امریکن اخبار الزمان لکھتا ہے۔ کہ قسطنطنیہ مین ایک لاکھ ۶۷ ہزار آٹھ سو ۶۶ عمارتین ہین جن مین ۶۷ ہزار محل سرائین ہین اور بلڈنگس ہین۔ ۲۴ ہزار ۱۹۶ بنک اور ایجنسیان اور کارخانون کے گودام ہین ۲۷۴ مہمان سرائین۔ ۱۷۵ حمام ہین۔ ۹۰ ایوان وغیرہ ہین۔ ۲۷۸ عمارتین وزارت اور گورنمنٹ کے محکمون کی ہین ۱۹۸ چھاونیان ہین اور فوجی گاردین ۴۷ جامع مسجدین ہین ۵۱۹ اسلامی مدارس اور ۴۶ عیسائیون کے مدرسے ہین۔ ۶۵ کتبخانے ہین ۲۳۱ راہب خانے ہین اور ۱۷ شفاخانے اور ۷۱۰ گرجے ہین (الہلال)

انصار بدر

ہمارے ناظرین اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ بدر کی نصرۃ کے لئے اون کی توجہ کی بہت ہی ضرورت ہے اس کو موجودہ نازک حالت سے نکالنے کے لئے کسی گزشتہ اشاعت میں مخدومی میاں معراج الدین صاحب عمر نے ایک تحریک پیش کی تھی۔ اور اوس میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ہر ایک خریدار کم از کم ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچائے۔ چنانچہ بعض احباب نے اس طرف توجہ مبذول فرمائی ہے۔ جن کا آئندہ اخبار میں ذکر کیا جاوے گا۔ ہم تمام اہل بدر سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کی نصرۃ کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور کم از کم ایک ایک خریدار بہم پہنچائیں۔

جوڈیشل اور ایگزیکٹیو اختیارات کی علیحدگی پر انڈین پریس عرصہ سے زور دے رہا تھا۔ گو بعض زود بار طبائع گورنمنٹ کے ظاہرا سکوت کو غم و غصہ کے ساتھ دیکھتی تھیں۔ مگر برطانیہ کے روشنضمیر مدبر پبلک کی اس تجویز سے بے خبر نہ تھے۔ اور سکرٹری آف سٹیٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا میں اس کے متعلق خط و کتابت شروع تھی اب ہمعصر پایونیر راوی ہے کہ گورنمنٹ نے بالآخر جوڈیشل اور ایگزیکٹیو اختیارات کی علیحدگی کا تجربہ کرنا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ بنگال و آسام کے دونو صوبے اس تجربے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ دونوں لوکل گورنمنٹوں سے اس کے متعلق مشورہ کیا جا رہا ہے۔ ابتدائی امور طے ہونے کے بعد صاحب وزیر ہند سے خط و کتابت شروع کی جائیگی۔ فی الحقیقت اس مسئلہ سے بڑھکر کوئی انتظامی اصلاح زیادہ اہم نہیں ہو سکتی۔ اور نہایت حیرت کا مقام ہے کہ گورنمنٹ نے اس کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔ محض دو صوبوں کو منتخب کرنے کے بجائے زیادہ بہتر ہوتا۔ کہ اگر ہر ایک صوبہ میں ایک ایک ضلع میں اس کی آزمائش کی جاتی۔ کیونکہ اس طرح ایسٹ انڈیا کی مختلف رسم و رواج اور آبادیوں کی نسبت بحیثیت مجموعی مکمل تجربہ حاصل ہو سکتا تھا۔ اور اس مسئلہ کو حل کرنے یا اس کے حسن و قبح پر نظر ڈالنے میں پوری پوری مدد دیتا۔

سرزمین عراق کی نسبت ایک انگریزی سیاح ڈاکٹر لیفٹ لکھتا ہے۔ کہ تاریخی اہمیت میں اس کا جواب نہیں اور ضرور ہے کہ اب اُس کی آبادی اور رونق میں عظیم الشان تغیرات واقع ہوں۔ بغداد ریلوے کا وہ ایک عمدہ سٹیشن بننے والا ہے۔ دولت علیہ بھی اس فکر میں ہے۔ کہ دریائے دجلہ سے جہاز رانی کا کام لیا جائے اور اس طرح بغداد اور موصل کے درمیان نیا ذریعہ آمد و رفت پیدا کیا جائے موصل اور بغداد میں تین ہزار میل کا فاصلہ ہے۔ اگر دجلہ کے دھارے کو اس قابل بنا دیا جائے۔ کہ اس میں بآسانی چھوٹے چھوٹے جہاز چل سکیں۔ تو پھر اس ارادے کا پورا ہونا کچھ مشکل نہیں۔ بصرہ سے بغداد تک اب بھی جہاز جاتے ہیں۔ موصل تک یہ سلسلہ بڑھا۔ تو یوں سمجھنا چاہئے کہ وہ بحر ہند کا ایک بندر بن جائیگا۔

دولت علیہ نے لائق انجینیروں کو حکم دیدیا ہے۔ کہ اسکیم تیار کریں۔ یورپ کے بعض جہاز رانی کے کارخانوں کو آرڈر بھی مل چکے ہیں۔

ہندوستان میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں قحط کی منفصلہ ذیل وجوہات بتائی گئی ہیں۔ ہم اس کے متعلق کسی وقت انشاءاللہ تفصیل سے لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں:۔

(۱) ملازمت میں کالے اور گورے کا فرق (۲) آزادی تجارت (۳) موجودہ انصاف (۴) معاملہ اراضی کی غیر مستقل صورت (۵) بیرون ہند کے فوجی اخراجات (۶) اندرونی فوجی اخراجات (۷) بے اعتباری کی پالیسی (۸) تعلیمی اخراجات میں بخل (۹) ترقی زراعت کے وسائل میں چشم پوشی (۱۰) لوکل انتظامات میں رعایا کا عدم اختیار (۱۱) غلہ فراہم کرکے باہر بھیجنے والی انگریزی کمپنیاں (۱۲) تعمیر ریلوے کے لئے فراخدلی اور نہروں کے بنانے میں بخل (۱۳) جنگلوں کا کٹوا دینا (۱۴) اعلیٰ عہدوں سے دیسیوں کی محرومی (۱۵) ٹیکس بہت گراں (۱۶) زراعتی بنکوں کی کمی (۱۷) ملک کی دستکاریوں کا پامال ہو جانا۔ نمبر ۱۔ ۳۔ ۷ سے بالکل اتفاق نہیں۔

ناظرین یہ پڑھکر حیران ہوں گے۔ کہ کسی زمانہ میں یہ نرخ رہ چکا ہے۔

گندم	۱۲ سیر فی من	۳۰ سیر فی روپیہ	۶ سیر فی روپیہ
جو	۱۲ سیر فی من	۳۸ سیر فی روپیہ	۸ سیر فی روپیہ
باجرہ	۱۲ سیر فی من	۳۹ سیر فی روپیہ	۸ سیر فی روپیہ
روغن زرد	۱۲ عا من	۳ سیر فی روپیہ	ایک سیر فی روپیہ
روغن سرخ	۱۰ عا من	۵ سیر "	۱½ سیر فی روپیہ

ذرا موجودہ نرخ اجناس سے مقابلہ کیجئے۔

نصیحت:۔ اے ہمارے شوقین دلاورو! کیا تمہارا فخر اسی میں ہے۔ کہ یکمشت دو ڈھائی ہزار روپیہ کی معقول رقم میں بجائے اس کے کہ قوم کے آٹھ دس ہزار بھوکوں کا دو وقت پیٹ بھر کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوتے صرف چالیس پچاس چھوٹے اور چار پانچ بڑے تعزیئے بنا کر خاک میں گاڑ حباب کر بیٹھ رہو؟ اے ہمارے حیادار مسلمانو! کیا تمہاری غیرت اس بات کی مقتضی ہے کہ تمہاری قوم غیر قوموں سے بصد منت بھیک مانگ سکے اور اگر اس پر بھی وہ نہ دیں تو اُن کی قوم کے کمیں میں ہاتھ پھیلائیں۔ اور پیٹ پالنے کی فکر کریں۔ اور تم کو پرواہ بھی نہ ہو۔ (وکیل)

پھگواڑہ سے "جھنگ سیال" کے نامہ نگار نے خبر دی ہے۔ کہ ۱۴ فروری کو جب ۱½ بجے کی گاڑی میں کے مسافر ٹکٹ لیکر فارغ ہو چکے۔ تو ایک غریب ہندو عورت متوطنہ زیرہ ٹکٹ لینے کے لئے پہنچی۔ ٹکٹ کلرک نے میدان خالی پا کر کہا۔ کہ دوسرے کمرے کی طرف سے آؤ وہ بیچاری ناتجربہ کار تھی۔ چکمے میں آگئی۔ اور دوسرے کمرے کی طرف چلی آئی۔ جہاں اُس بدذات اور اس کے ایک ساتھی شیطان نے اس بیچاری کی عصمت پر پانی پھیر دیا۔ پولیس بھی تاک میں تھی۔ فوراً دونوں کو گرفتار کر لیا۔ اب مقدمہ چل رہا ہے۔

۲ء ایک شریف ہندو عورت سلیم (مدراس) کو سیکنڈ کلاس میں جا رہی تھی۔ کہ ٹریفک انسپکٹر لانڈ نے چلتی گاڑی میں اس کی عصمت دری کرنی چاہی۔ عورت نے شور مچا دیا۔ اور قریب کے درجے سے مسٹر سبرامانیا تحصیلدار اور دوسرے لوگوں نے دیکھ لیا۔ ملزم اگلے سٹیشن پر گرفتار ہو گیا۔ ریلوے سفر عورتوں کے لئے خطرناک بنتا جاتا ہے۔ ہم بارہا ذمہ وار افسروں کو توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ کوئی نہیں سنتا۔ (ہندوستان)

انتخاب الاخبار

آخر صلح ہو گئی۔ جنرل ولکاکس اور جنرل برس کیمپ کیمپ اپنی کو پشاور میں آ پہنچے۔ شرائط صلح یہ ہیں۔ آفریدی قبائل کے (۲۲۲) سرغنوں نے جن میں ذکا خیل کے سردار بھی شامل ہیں اپنے دستخطوں کے ساتھ ایک عرضی جنرل ولکاکس کی خدمت میں پیش کی کہ جس میں ظاہر کیا تھا کہ ہم خود کو گورنمنٹ کے رحم کے سپرد کئے دیتے ہیں۔ جرگہ نے اس بات کی ذمہ داری بھی اوٹھائی۔ کہ وہ سرغناؤں کو سزا دیں گے ساتھ ہی مبلغ ہزار روپے کی بندوقیں بھی ضمانت کے طور پر داخل کریں اور وہ اوس وقت تک واپس نہ دی جاویں گی جب تک درہ خیبر کے پولیٹیکل ایجنٹ کو اطمینان نہ ہو جائے۔ کہ چوروں کو کافی سزا دی گئی ہے۔ یہ شرائط ۲۰ کو ایک عام دربار میں پیش ہوئی تھی۔ اور جنرل ولکاکس نے انہیں منظور کر کے ہم کو منتشر ہو جانے کا حکم دیدیا۔

قحط کی سختی سے تنگ ہو کے مر رہے ہیں۔ ۲۱ فروری کو ایک مرد اور اس کی عورت اور تین بچے مرزاپور سے بنارس میں پیٹ بھرنے کی خاطر آ رہے تھے۔ کہ اون کا ایک بچہ بھوک سے بیتاب ہو کر راستہ ہی میں مر گیا۔ یہاں پہنچ کر اس نے اپنی عورت اور دو بچوں کو دو سالہ میں نکھال کر خود اپنے لخت جگر کو گنگا میں بہا دیا۔ اور آپ دو کسی دوکان سے کچھ چنے مانگ لایا۔ اور انہیں اوکھلی میں باریک کوٹ کر انہیں کھلانے کو دئے اور خود بھوکا ہی پڑا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صبح کو وہ بیچارہ بھی مر گیا۔

۱۰ مارچ کی شام کو بلب سڑک سہارنپور ایک کوٹھی اور کچھ دکانوں پر ایک بھاری ڈاکہ پڑا۔ سنا گیا ہے۔ کہ تقریباً پندرہ ہزار روپے کا نقصان اور ایک جان تلف ہوئی ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ ابھی کچھ پتہ نہیں چلا۔

آفریدیوں کی دست درازیاں راولپنڈی تک بڑھ آئی ہیں۔ پچھلے دنوں میں کچھ آفریدیوں نے یہاں پہنچ کر ایک مہاجن اور اوس کے عیال و اطفال کو قتل کیا۔

سب سے بڑی شاہی ٹرین۔ دنیا میں سب سے بڑی شاہی ٹرین قیصر جرمن کی ہے۔ جو دو سال میں دو لاکھ پونڈ کی لاگت سے تیار ہوئی ہے۔ اس کے بارہ شاندار

نفیس کرے ہیں۔ جن میں بچوں کی پرورش۔ ورزش راگ رنگ نشست گاہ کے لئے علیحدہ علیحدہ کرے دجگہ ہے۔ خزانہ کے کرہ میں دو آہنی صندوق ہیں۔ جن کی ساخت اس کی قسم کی ہے کہ چور اون پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔

مسٹر ایلفرڈ سندی بیرسٹر سابق ایڈیٹر اخبار ٹریبون چیف کورٹ پنجاب میں بطور ایڈووکیٹ داخل کئے گئے۔

بلوچستان کے مقام ہرنگ میں جمعرات اور جمعہ گذشتہ کی درمیانی شب کو سخت زلزلہ وقوع میں آیا۔ آٹھ گھنٹے کے عرصہ میں تیرہ دھکے محسوس ہوئے کئی مکانات گر گئے۔ عمارات ریلوے کو بھی نقصان پہونچا۔

اس زلزلے کا اثر مقامات ورگئی اور خوست تک نمودار ہوا۔ نقصان کا اندازہ بہت زیادہ خیال کیا جاتا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ نے غلہ کاٹنے کی پچاس مشینوں کے لئے حکم دیا ہے۔ زیادہ پیداوار والی ضلعوں پر استعمال کریں گے۔

کلکتہ کی فلور ملز اپر سرکار روڈ مملوکہ میسرز بھاشنداس دگیشب والی داس آگ سے بالکل جل گئی۔ دو لاکھ کے نقصان کا اندازہ ہے۔ آگ مشین کے باہم پرزوں کے رگڑنے سے لگی تھی۔

یکم جنوری تا ۸ فروری ۱۹۰۸ء ہندی ریلویز کی مجموعی آمدنی بہ نسبت اسی ہفتہ سال گذشتہ ۴۴ لاکھ کم ہے۔

ہمارے حضور شاہ قیصر ایڈورڈ ہفتم آجکل شہر پیرس میں مقیم ہیں۔

سرحد پر ایک اور گاؤں لوٹا گیا۔ آج ایک اور تار خبر موصول ہوئی ہے۔ جو کہ عجیب دہشت دلا رہی ہے گورنمنٹ تو بہتیرا انتظام کرتی پھرتی ہے مگر یہ قوم بھی ایسی نامراد ہے کہ باوجود اس قدر سخت برتاؤ کے جو ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے مگر پھر بھی اون کو خیال نہیں آتا۔ آج پشاور میں خبر پہونچی ہے۔ کہ بیرونی ہندوں میں کچھ بے چینی پھیل رہی ہے اور اونہوں نے ۲ مارچ کی رات کو ٹیلیگرام لوٹ لیا۔ جو کہ قلعہ شبقدر سے پانچ چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ سنا ہے کہ سرکار نے ۵۰ وین رائفل کی ایک کمپنی روانہ کی ہے کہ اونکو کچھ سبق دیوے۔

(پنجاب سماچار)

دلچسپ

کبوتر اور ریل کی دوڑ

اخبار سائنس سفٹنگز رقمطراز ہے۔ کہ مسٹر ولیم نیٹ نے ایک کبوتر ایک ریل کے ہمراہ جو ساٹھ میل کا سفر کرنے والی تھی۔ ۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر چھوڑا۔ ریل منزل مقصود پر ۱۲ بجے پہونچی۔ مگر کبوتر اس سے پیشتر یعنی ایک بجکر ۴۲ منٹ پر۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ کبوتر کی رفتار پرواز ریل سے بھی زیادہ ہے۔

ہوائی جہاز۔ ایک اطالین انجنیر سگنر فورانینی نے ایک فولادی جہاز مچھر کی شکل کا بنایا ہے۔ اس میں مچھر کی سی ٹانگیں اور بازو ہیں۔ جو ہوا میں اس قدر جلد جلد حرکت کرتے ہیں کہ نظر نہیں آتے۔ اس میں ۵۰ گھوڑوں کی طاقت ہے۔ اور ۴۴ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا ہے۔

میرا ایک دوست کی چٹھی

شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سفر کو گئے تھے تو آپ نے مجھے اپنے لمبے خطوں کے ساتھ ممتاز فرمایا تھا۔ اسواسطے میرا جی چاہا کہ میں بھی آپکو ایک خط لکھوں۔ مگر اب لکھوں کیا۔ آپ تو اپنے وعظ اور تبلیغ کے عجیب و غریب ذکر لکھتے تھے۔ میں نہ واعظ اور نہ مبلغ ہو کر یہاں آیا بلکہ ایک مقدمہ میں بلایا ہوا آیا ہوں۔ کوشش میں ہوں کہ جھگڑا والے آپس میں صلح کر لیں۔ تو میرا دامن خلاص ہو جائے۔ آج صبح ایک کتے نے مجھے کاٹا۔ کتے سے مراد کوئی مذاق نہیں۔ بلکہ سچ مچ کا کتا۔ الحمدللہ کہ دیوانہ نہ تھا لیکن سیانہ بھی نہ تھا ورنہ بے تعلق مجھے کیوں کاٹتا۔ خیر زخم خفیف سا ہوا اوپر سے ڈاکٹر صاحب نے کاسٹک جلایا جس سے اور بھی درد ہوا۔ مگر پہلا درد کتے کے دانت کا جب برداشت ہو چکا تھا تو یہ تو خود دوست کے ہاتھ سے تھا اسواسطے بجائے رنج کے موجب مسرت ہوا۔ ہاں میں واعظ تو ہو کر نہیں آیا مگر رات کو سب دوست ایک دعوت میں جمع ہو گئے میں بھی مدعو تھا۔ پچاس ساٹھ آدمی تھے اور سب احمدی ایک تقریر کرنے کا فرض مجھ پر پڑا اور تو کیا مجھے آتا تھا بسم اللہ کر کے بسم اللہ کا وعظ کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تفسیر میں جو موثر پڑا۔ کہدیا۔ وعظ میں لوگوں کے سر ہلتے تھے اور میرا دل پتا تھا اور اندر ہی اندر میرا نفس ملامت کرتا تھا کہ پہلے اپنی تو اصلاح نہیں ہوئی اور وعظ

صفحہ ۷ کالم ۱ میں بجائے ابراہیم کے آدم پڑھیں

ظہور المسیح

یہ کتاب ۱۱ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل
آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمیں مسیح موسوی کی وفات
اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا
گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی و درہ درانی
کو زیر نظر رکھ دیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم
پر لطیف تفسیر لکھی ہے جسمیں سے سن ظہور المسیح بھی
نکالدیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملۃ مولوی
عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کیجاتی ہے
میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے
کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تموج اور تراقص کو ضبط
نہیں کرسکتا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو
ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ
آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری
میں جمع کرنیکی ممکن نہیں۔ بہت سے مضامین نئے بھی
ہیں۔ جو مؤلف کی جودت طبع اور ذہانت فہم کی کافی دلیل
ہیں۔ میرے نزدیک ہمارے بھائیوں کو ایسی جامع کتاب
کے ہونے سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو
ہے کہ یہ کتاب جلد مطبع سے آراستہ ہوکر ایک جہان پر
اور ایک جہان کیلئے حجت ٹھہر جائے خدا تعالیٰ ہمارے عزیز
اور مخلص دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی
اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے۔ قاضی صاحب نے
نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر خدمت سے مرہون منت
کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر اور مردانہ منزلوں کیلئے
کافی زاد جمع کرلیا ہے۔ والسلام۔ خاکسار عبد الکریم

نوٹ۔ میرے مخدوم و محسن مولوی نورالدین
صاحب میری رائے سے متفق ہیں۔ عبد الکریم

دفتر بدر سے طلب کرو

ممیرا

میرے پاس اصلی ممیرا ہے۔ جو میں نے پہاڑی علاقوں
سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان
آئے نے اس ممیرے کو دیکھا اور خریدا بھی ہے۔ اپنے
بھائیوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دونگا
اگر کوئی ثابت کردے کہ یہ ممیرا نہیں تو قیمت بھی واپس
دیدونگا۔ دوستی کے قدردان اسے خریدیں اور نیز میرے
پاس پشاوری لنگی اور کلاہ ہر قسم بھی موجود ہے۔
احمد نور۔ مہاجر کابلی قادیان ضلع گورداسپور

بدر میں اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے
بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی
تجارتوں کو فروغ دینے کے لئے اپنے اسباب تجارت
کے متعلق صحیح اور باضابطہ اشتہارات ارسال کریں۔ جو
واجبی اجرت پر شائع کئے جاسکیں گے۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان
سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے صاحبزادہ
مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے
قیمت [illegible] سالانہ [illegible] ہے اور طلباء سے [illegible] لیجاتی ہے

المشتہر
مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ
بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت
میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہی شک ہو
گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی
اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کرائے گئے مگر بہت کم فائدہ ہوا یا
عارضی فائدہ ہوا۔ آخرکار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حب مقوی کا میں نے
استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے
استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ میں ان
گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی میری تحریک پر اور بہت سے
دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے میں
حکیم محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔
راقم محبوب عالم ممبر ال کونسل [illegible] (راجپوتانہ) سابق پرنسپل
اسسٹنٹ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر سرحدی صوبہ پشاور۔ ناظرین یہ ہے
وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام نظام عصبی پر از حد مفید
اثر رکھتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ
اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب دیگر امور متعلقہ خوض
و فکر مثلاً کاروبار عدالت وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہوں
اور تھوڑا سا کام کرنے پر تھک جاتے ہوں وہ صاحب ان گولیوں کے
استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر [illegible] کیلئے گھنٹوں کا کام کرنیکی
طاقت پیدا ہوجاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام
عصبی کی ہی حالت کے ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ
بیس گولی [illegible] علاوہ ازیں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت
مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ان جملہ سرمہ عجیب روشنید جالا [illegible]
خارش چشم سرخی آنکھوں سے پانی جاری رہنا [illegible] اور ضعیف بصارت
کے لئے بینظیر [illegible] دوائی سوزاک کہنہ [illegible]
سفوف [illegible] ہفتہ کیلئے [illegible] سفوف [illegible] فتور ہضم
جسمیں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل
اور بیچین رہتی ہو [illegible] معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی
ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف
اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ پتہ خوشخط معہ حالات مفصل [illegible] نام اور
ڈاکخانہ درج ہوں۔ محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار
المشتہر حکیم محمد دین احمدی [illegible] دروازہ [illegible] گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین [illegible] چھپا